Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

شمارہ 36

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5 / ذی الحجہ 1437 ہجری قمری 8 / تبوک 1395 ہجری شمسی 8 / ستمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 2 / ستمبر 2016 کو کالسروئے (جرمنی) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو جبراً نہیں پھیلایا اور جو تلوار اُٹھائی گئی وہ اِس لئے نہیں تھی کہ دھمکی دے کر اسلام قبول کرایا جائے بلکہ بطور مدافعت یہ لڑائیاں تھیں

کیونکہ جبکہ کفار نے حملہ کر کے تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا تو بجز اس کے کیا چارہ تھا کہ اپنی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھائی جاتی

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (۲): حضور عالی نے سیکڑوں بلکہ ہزاروں جگہ لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے لئے تلوار نہیں اُٹھائی مگر عبدالحکیم کو جو خط تحریر فرمایا ہے اس میں یہ فقرہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین میں خون کی نہریں چلا دیں اِس کا کیا مطلب ہے۔

الجواب: مَیں اب بھی کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو جبراً نہیں پھیلایا اور جو تلوار اُٹھائی گئی وہ اِس لئے نہیں تھی کہ دھمکی دے کر اسلام قبول کرایا جائے بلکہ اِس میں دو امر ملحوظ تھے (۱) ایک تو بطور مدافعت یہ لڑائیاں تھیں کیونکہ جبکہ کفار نے حملہ کر کے تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا تو بجُز اس کے کیا چارہ تھا کہ اپنی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھائی جاتی۔ (۲) دوسری قرآن شریف میں ان لڑائیوں سے ایک زمانہ پہلے یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ جو لوگ اس رسول کو نہیں مانتے خدا اُن پر عذاب نازل کرے گا۔ چاہے تو آسمان سے اور چاہے تو زمین سے اور چاہے تو بعض کی تلوار کا مزہ بعض کو چکھاوے۔ اِسی طرح اس مضمون کی اور بھی پیشگوئیاں تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اب سمجھنا چاہئے کہ وہ خط جو میں نے عبدالحکیم خان کو لکھا تھا اس میں میرا یہی مطلب تھا کہ اگر رسول کا ماننا غیر ضروری ہے تو خدا تعالیٰ نے اِس رسول کے لئے یہ اپنی غیرت کیوں دکھلائی کہ کفار کے خون کی نہریں چلا دیں۔ یہ سچ ہے کہ اسلام کے لئے جبر نہیں کیا گیا مگر چونکہ قرآن شریف میں یہ وعدہ موجود ہے کہ جو لوگ اس رسول کے مکذّب اور منکر ہیں وہ عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے۔ اِس لئے اُن کے عذاب کیلئے یہ تقریب پیش آئی کہ خود اُن کافروں نے لڑائیوں کے لئے سبقت کی تب جن لوگوں نے تلوار اُٹھائی وہ تلوار ہی سے مارے گئے۔ اگر رسول کا انکار کرنا خدا کے نزدیک سہل امر تھا اور باوجود انکار کے نجات ہوسکتی تھی تو پھر اس عذاب کے نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی جو ایسے طور سے نازل ہوا جس کی دنیا میں نظیر نہیں پائی جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنۡ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیۡہِ کَذِبُہٗ وَاِنۡ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبۡکُمۡ بَعۡضُ الَّذِیۡ یَعِدُکُمۡ یعنی اگر یہ رسول جھوٹا ہے تو خود تباہ ہو جائے گا لیکن اگر سچا ہے تو تمہاری نسبت جو عذاب کے بعض وعدے کئے گئے ہیں۔ وہ پورے ہوں گے۔☆

اب غور کا مقام ہے کہ اگر خدا کے رسول پر ایمان لانا غیر ضروری ہے تو ایمان نہ لانے پر عذاب کا کیوں وعدہ دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ جبر سے اپنا دین منوانا اور تلوار سے مسلمان کرنا یہ اور امر ہے مگر اُس شخص کو سزا دینا جو سچے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور مقابلہ سے پیش آتا ہے اور اُس کو دُکھ دیتا ہے یہ اور بات ہے۔ سزا دینے کے لئے یہ امر شرط نہیں ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہو جائے بلکہ انکار کے ساتھ مقابلہ کرنے والے واجب القتل ہو چکے تھے اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو یہ رعایت دی گئی تھی کہ اگر مشرف باسلام ہو جائیں تو وہ سزا معاف ہو جائے گی اور پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ۔ الجزو نمبر ۳ سورہ اٰل عمران۔ یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کی آیتوں سے منکر ہو گئے اُن کے لئے سخت عذاب ہے اور خدا غالب بدلہ لینے والا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اِس آیت میں بھی منکروں کے لئے عذاب کا وعدہ ہے۔ لہٰذا ضرور تھا کہ اُن پر عذاب نازل ہوتا۔ پس خدا تعالیٰ نے تلوار کا عذاب اُن پر وارد کیا اور پھر ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیۡنَ یُحَارِبُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَیَسۡعَوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَسَادًا اَنۡ یُّقَتَّلُوۡۤا اَوۡ یُصَلَّبُوۡۤا اَوۡ تُقَطَّعَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَاَرۡجُلُہُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ اَوۡ یُنۡفَوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ ؕ ذٰلِکَ لَہُمۡ خِزۡیٌ فِی الدُّنۡیَا وَلَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۔ الجزو نمبر ۶ سورۃ المائدۃ یعنی سوا اس کے نہیں کہ بدلہ ان لوگوں کا کہ جو خدا اور رسول سے لڑتے اور زمین پر فساد کے لئے دوڑتے ہیں یہ ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف طرف سے کاٹے جائیں یا جلا وطن کر کے قید رکھے جائیں یہ رُسوائی اُن کی دُنیا میں ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے پس اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک ہمارے رسول کریم کی عدول حکمی اور اس کا مقابلہ کچھ چیز نہیں تھا تو ایسے منکروں کو جو موحد تھے (جیسا کہ یہودی) انکار اور مقابلہ کی وجہ سے اس قدر سخت سزا یعنی طرح طرح کے عذابوں سے موت کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کی کتاب میں کیوں حکم لکھا گیا اور کیوں ایسی سخت سزائیں دی گئیں کیونکہ دونوں طرف موحد تھے اس طرف بھی اور اس طرف بھی اور کسی گروہ میں کوئی مُشرک نہ تھا اور باوجود اس کے یہودیوں پر کچھ بھی رحم نہ آیا اور اُن موحد لوگوں کو محض انکار اور مقابلہ رسول کی وجہ سے بُری طرح قتل کیا گیا یہاں تک کہ ایک[ا] دفعہ دس ہزار یہودی ایک ہی دِن میں قتل کئے گئے حالانکہ اُنہوں نے صرف اپنے دین کی حفاظت کے لئے انکار اور مقابلہ کیا تھا اور اپنے خیال میں پکے موحد تھے اور خدا کو ایک جانتے تھے۔

ہاں یہ بات ضرور یاد رکھو کہ بے شک ہزاروں یہودی قتل کئے گئے مگر اس غرض سے نہیں کہ تا وہ مسلمان ہو جائیں۔ بلکہ محض اِس غرض سے کہ خدا کے رسول کا مقابلہ کیا۔ اِس لئے وہ خدا کے نزدیک مستوجب سزا ہو گئے اور پانی کی طرح اُن کا خون زمین پر بہایا گیا۔ پس ظاہر ہے کہ اگر توحید کافی ہوتی تو یہودیوں کا کوئی جرم نہ تھا وہ بھی تو موحد تھے وہ محض انکار اور مقابلہ رسول کی وجہ سے کیوں خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل سزا ٹھہرے۔

☆ بعض کا لفظ اس لئے اختیار کیا گیا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں یہ ضروری نہیں کہ وہ سب کی سب پوری ہو جائیں بلکہ بعض کا انجام معافی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ منہ

[ا] یہودی قبیلہ بنوقریظہ کے جو نوجوان ایک دن میں قتل کئے گئے تھے اُن کی تعداد تاریخوں میں مختلف بیان کی گئی ہے بعض نے چار سو بعض نے سات سو بعض نے آٹھ سو اور بعض نے نو سو لکھی ہے اور ممکن ہے کوئی روایت اس سے زیادہ کی بھی ہو اس لئے معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ دس سو ہندسوں میں لکھا تھا جسے کاتب نے دس ہزار سمجھ لیا۔ اور اس صفحہ کی آخری سطر میں جو ہزاروں کا ذکر ہے ان سے مُراد وہ کثیر التعداد یہودی ہیں جو مختلف جنگوں اور متفرق اوقات میں قتل ہوئے۔ واللہ اعلم بالصواب (مصحح)

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 159 تا 162)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قسط ۲

حضور کی mta سے استفادہ کی تلقین!

’’گھر میں بیوی بچوں سبھی کا ایم. ٹی. اے. سے تعلق ہو‘‘

گزشتہ شمارہ میں ہم نے عرض کیا تھا کہ پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پوری دُنیا کے احمدیوں کو ایم ٹی اے سے جُڑنے، ایم ٹی اے سے وابستہ ہونے، ایم ٹی اے دیکھنے کی عادت ڈالنے کی بار بار تلقین فرما رہے ہیں۔ اس سے ہمارے علم میں اضافہ ہوگا۔ ہماری رُوحانی تربیت ہوگی۔ خلافت سے وابستگی اور اس سے وابستگی میں مضبوطی حاصل ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اطفال، خدام، انصار، لجنہ، ہر فردِ جماعت کو ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ حضور انور کے خطبات جمعہ اور مختلف موقعوں کے خطابات کو سننا ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ جب تک ہم حضور کے خطبات وخطابات کو غور سے نہیں سنیں گے، اور اس پر عمل نہیں کریں گے، ہم خلافت سے وابستگی کا دم نہیں بھر سکتے۔ پس خلافت سے وابستگی کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایم ٹی اے سے وابستہ ہو جائیں۔

آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کثرت کے ساتھ غیروں کے قبول احمدیت کا باعث بن رہا ہے۔ ایسے میں اگر ہم اس روحانی مائدہ سے فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہوگی۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ ڈنمارک وسویڈن مئی 2016 کے دوران جماعتی عہدیداران کو خصوصیت کے ساتھ ایم ٹی اے سے استفادہ کی تلقین فرمائی۔ قارئین کے استفادہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ذیل میں پیش ہیں تا کہ ہم حضور کے ارشادات کو پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہوں۔

اپنے بچوں کو ایم ٹی اے دکھائیں، ایم ٹی اے سے وابستہ کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7 مئی 2016 کو نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں فرمایا:

’’لجنہ کو سب سے پہلے نمازوں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ آپ ایک تو ماؤں کو کہہ دیں کہ گھروں میں نماز پڑھیں اور تلاوت قرآن کریم کریں۔ نمازیں اور قرآن کریم کی تلاوت یہ سب سے ضروری اور بنیادی چیز ہے۔ پھر یہ کہ گھروں میں ایم ٹی اے سنیں اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائیں۔ ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: ’’مَیں نے خطبہ جمعہ میں بھی کہا تھا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ میرے خطبات ہر گھر میں، ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا جو سننا چاہے سن سکتا ہے۔ تو اِس سے مراد یہ تھی کہ کم ازکم خطبہ تو سن لیا کریں۔ اور اگر یہ نہیں تو خطبہ کا خلاصہ نکال لیا کریں۔ اور ڈینش زبان میں ترجمہ کر کے اپنی ممبرات کو پہنچائیں۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: ’’تربیت کا شعبہ، اگر سیکرٹری ایم ٹی اے اور شعبہ اشاعت کے ساتھ ملکر پروگرام بنائے اور جائزہ لے کہ اس ہفتہ میں یا اس مہینہ میں ایم ٹی اے پر کون کون سے پروگرام آرہے ہیں، اُن میں سے کون سے اچھے اور فائدہ مند ہو سکتے ہیں تو پھر یہ پروگرام اپنی لجنہ کو سنائیں۔ جن کو اُردو میں سمجھ نہیں آتی ان کو انگلش میں سنا دیا کریں۔ یہاں کی زبان جاننے والی لڑکیوں کو اپنی ٹیم میں شامل کریں۔ اس کام کے لئے ٹیمیں بنائیں تا کہ آپ کی اگلی نسلیں تباہ نہ ہوں۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کا کام ہے کہ سر جوڑ کر بیٹھیں اور دیکھیں کہ مسائل کیا ہیں اور کس طرح ہم ان کو حل کر سکتے ہیں۔ اگر آپ صرف اپنے بچوں، گھر والوں، عورتوں اور مردوں کو ایم ٹی اے کے ساتھ جوڑ دیں تو تربیت کا بہت بڑا حصہ آپ اپنے گھر بیٹھے بھی حل کر سکتے ہیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ، 7 مئی 2016، بدر 26 مئی 2016، صفحہ 16، کالم 1، 2)

……★……★……★……

سب کو ایم ٹی اے سے منسلک کر دیں

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: ’’آپ باقاعدہ پروگرام بنائیں اور ایسا پروگرام بنائیں کہ گھروں میں عورتوں اور بچوں کی تربیت کا پروگرام بھی شروع ہو جائے۔ آپ نرمی کے ساتھ اس بات کی نگرانی کریں کہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھی جارہی ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت ہورہی ہے۔ ایم ٹی اے سے تعلق ہے یا نہیں۔ یہ آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو ایم ٹی اے سے منسلک ہیں اور باقاعدہ ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: ’’اگر آپ سب کو ایم ٹی اے سے منسلک کر دیں تو آپ ان کو درس بھی سنوا سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس ایم ٹی اے پر آرہے ہیں۔ میرے خطبات ہیں۔ تقاریر ہیں، ایڈریسز ہیں وہ سنیں۔ آپ کا کام ہے سب کو منسلک کریں اور پیار سے قریب لائیں۔‘‘

(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ڈنمارک کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ، بتاریخ 7 مئی 2016 بروز ہفتہ، اخبار بدر 2 جون 2016 صفحہ 10 کالم اوّل)

……★……★……★……

ایم ٹی اے سے تعلق ہو تو جماعت کے ساتھ تعلق میں کمزوری نہیں ہوگی

حضور انور نے فرمایا: ’’آپ کم ازکم ایم ٹی اے پر میرے خطبوں سے اپنے بچوں کو منسلک کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درس ہیں، میرے خطبات ہیں نئے اور پرانے خطبات نشر ہوتے ہیں، پھر ایڈریسز ہیں، تقاریر ہیں۔ ایم ٹی اے سے تعلق رکھیں تو پھر اگر امیر سے یا کسی عہدیدار سے کوئی شکوہ بھی ہو تو تب بھی ایم ٹی اے سے تعلق کی وجہ سے جماعت سے دور نہیں ہٹیں گے اور ان کی جماعت کے ساتھ تعلق میں کمزوری نہیں ہوگی۔ اگر آپ جماعت سے، خلافت سے دُوری کر دیں گے تو پھر یہ بچے ضائع ہو جائیں گے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔‘‘ (ایضاً صفحہ 10 کالم 3، 4)

……★……★……★……

ایم ٹی اے کی طرف احمدیوں کی توجہ ہو

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’ایم ٹی اے پر تربیتی پروگرام آتے ہیں۔ معلوماتی پروگرام آتے ہیں خلیفۂ وقت کے پروگرام آتے ہیں۔ میں نے جو اپنے خطبے میں کہا تھا کہ جو خطبہ سننا چاہے وہ سن سکتا ہے تو یہ اس لئے کہا تھا کہ کم ازکم میرا خطبہ ہی سن لیا کریں۔ اور اس طرف لوگوں کی توجہ ہو۔ جو سست ہیں اور پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو فعال کرنا اور قریب لانا صرف ایک آدمی کا کام نہیں اس لئے آپ کو باقاعدہ ٹیمیں بنا کر اور منصوبہ بندی کر کے کام کرنا پڑے گا۔‘‘

(نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ڈنمارک کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ، 8 مئی 2016، اخبار بدر 2 جون 2016 صفحہ 11 کالم 3)

……★……★……★……

خدام کو ایم ٹی اے سے جوڑیں یہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ میں جب حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ 246 خدّام میں سے 222 فعّال ہیں، تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو فعّال ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو باقاعدہ ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ سنتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: کیا آپ نے انفرادی جائزہ رپورٹ فارم بنایا ہوا ہے؟ اپنے خدام کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ یہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اپنے خدام کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ ہم سال میں ایم ٹی اے پر ایک ملین پاؤنڈ خرچ کرتے ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ آپ لوگ ایم ٹی اے سے اٹیچ (Attach) ہوں اور آپ کی تربیت کے سامان ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کتنے ہیں جو باقاعدہ ہفتہ میں چار دن یا تین دن یا دو دن ایم ٹی اے دیکھتے ہیں۔ آپ توجہ دلائیں گے تو خدام کو توجہ ہوگی۔ حضور انور نے مہتمم تربیت کو فرمایا کہ یہاں کام کر کے دکھائیں۔

(نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ، 21 مئی 2016، بدر 11 اگست 2016 صفحہ 14)

……★……★……★……

انصار کا ایم ٹی اے سے تعلق جوڑیں
گھر میں بیوی بچوں سبھی کا ایم ٹی اے سے تعلق ہو

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’اپنا تین تین ماہ کا لائحہ عمل بنائیں اور اپنا ٹارگٹ حاصل کریں۔ ہر تین ماہ کا پروگرام بنا کر اپنا ٹارگٹ حاصل کریں۔ انصار کا ایم ٹی اے سے تعلق جوڑیں۔ گھر میں بیوی بچوں سبھی کا ایم ٹی اے سے تعلق ہو۔ خطبہ جمعہ باقاعدہ سنا کریں اور گھر میں فیملی کو بھی سنائیں۔ نمازوں کی طرف اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دیں۔‘‘

(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ، بتاریخ 22 مئی 2016، بدر 11 اگست 2016 صفحہ 15)

……★……★……★……

ہر ایک کو ایم ٹی اے سے وابستہ کریں

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے فرمایا: ’’یہ بڑا اہم شعبہ ہے۔ آپ کی تربیت ہو جائے گی تو آپ کے سب مسائل حل ہو جائیں گے۔ آپ جائزہ لیں کہ کتنے گھروں میں ڈش انٹینے لگے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کو ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔ نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دیں اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں۔ تربیتی پروگرام بنائیں اور سب کو فعّال کریں۔ جن کو مالی قربانی، چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں ہے اور وہ کم دیتے ہیں، ان کو توجہ دلائیں۔‘‘

(نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ، بتاریخ 22 مئی 2016 بروز اتوار، اخبار بدر 11 اگست 2016 صفحہ 17)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل، حضور پُرنُور کی کامل اطاعت وفرمانبرداری اور خلافت سے کامل وابستگی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (منصور احمد مسرور)

……★……★……★……

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُرامن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہو گیا ہے۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضا کاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہو گئی ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اَپ میں کام کیا

یوکے کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے
یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں
جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم دوسرے لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں

✿ مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ✿ مَیں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا۔ ✿ مَیں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ ✿ جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خود غرضی نہیں ہو گی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہو گا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ ✿ میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اَور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی ہے۔ ✿ ایم ٹی اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ ✿ اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو رہا ہے۔ ✿ مَیں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ ✿ جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ ✿ آج دنیا کی کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضا کارانہ طور پر ایسی خدمات بجا لا رہے ہوں۔ خصوصاً بچوں کی پُرجوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔ ✿ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جماعت احمدیہ ہر نئے آنے والے کو پیار محبت اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کے ذریعہ اسلام کا حقیقی اور نیا چہرہ دکھاتی ہے۔ ✿ دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے اتنے کثیر افراد کو انتہائی امن اور محبت سے مل جل کر رہتے دیکھ کر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ✿ آج اسلام کی تعلیم کے عملی نمونے دیکھ کر ہم اب اپنے دائرۂ اثر میں، اپنے لوگوں میں، اپنے ماحول میں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورتی کی تعلیم جماعت احمدیہ مسلمہ کے پاس دیکھو۔ ✿ ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک اسلام کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔ ✿ یہ بات بھی جلسہ کے ذریعہ سے نکھر کر سامنے آئی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے لوگوں کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ ✿ پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن خلیفۂ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔ لیکن خلیفۂ وقت نے ساری دنیا کیلئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

(جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں میں سے بعض کے تأثرات)

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے

ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے
اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں، اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 راگست 2016ء بمطابق 19 ظہور 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور باوجود کئی تحفظات کے جن میں سے سب سے زیادہ فکر دنیا کے حالات کی وجہ سے پُرامن طور پر جلسہ کے انعقاد کی تھی، نہایت احسن رنگ میں تین دن گزرے اور جلسے کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو آئندہ بھی ہر قسم کی پریشانیوں اور شرور سے محفوظ رکھے۔

جلسہ کا جو روحانی ماحول تھا جس کا اپنوں اور غیروں سب نے اظہار کیا، جو کیفیت سب نے اپنے اندر محسوس کی اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے اِس عہد کے ساتھ جھکے رہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے اور جن باتوں نے ہم پر اثر کیا ہے ان کو ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اے اللہ! تیرے افضال کی جو بارش ہم پر ہو رہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی خوشخبریوں کو جس طرح تُو پورا فرما رہا ہے وہ ہماری کسی غلطی، کسی نالائقی، کسی نااہلی

کی وجہ سے ہماری زندگیوں کا حصہ بننے سے ہمیں محروم نہ کر دے۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! نیکیوں کے کرنے کی طاقت بھی تجھ سے ملتی ہے اور ان پر قائم رہنے کی طاقت بھی تجھ سے ہی ملتی ہے۔ ہم اپنی کمزوریوں پر غلبہ بھی تیرے فضل سے ہی پا سکتے ہیں۔ ہماری معمولی کوششوں میں بھی ہمیشہ برکت ہی ڈالتا رہ اور ہمیں ہمیشہ اُن بندوں میں شمار رکھ جو تیرے ساتھ ہمیشہ چمٹے رہنے والے اور تیرے شکرگزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے مورد بنتے رہیں کہ لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ (ابراھیم:8) کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا، تمہیں مزید دوں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کے کام جلسے سے پہلے شروع ہو جاتے ہیں اور ان کو کرنے کے لئے خدّام، اطفال، انصار، وقارِ عمل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور جلسے سے دو تین ہفتے پہلے یہ کام شروع ہو جاتے ہیں جیسا کہ مَیں پہلے بھی گزشتہ خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں اور تقریباً دو ہفتہ بعد تک یہ سلسلہ سارے کام اور سامان کو سمیٹنے کی وجہ سے جاری رہتا ہے اور بڑی محنت اور اخلاص سے لوگ وقارِ عمل کرتے ہیں اور پھر جلسے کی ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے ایک طرح سے انٹرنیشنل جلسہ ہی ہو گیا ہے۔ تمام دنیا کے نمائندے یہاں آتے ہیں لیکن اس دفعہ اس جلسہ کے انتظامات یا رضا کاروں کے لحاظ سے بھی اس کی بین الاقوامی حیثیت ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال بھی کینیڈا سے خدّام وقارِ عمل کے لئے آئے تھے لیکن تھوڑی تعداد میں اور صحیح طرح اُن سے کام بھی نہیں لیا جا سکا یا وقت کے محدود ہونے کی وجہ سے وہ صحیح طرح خدمت سرانجام نہیں دے سکے۔ اس سال نہ صرف یہ کہ بہتر منصوبہ بندی ہے اور میری اطلاعات کے مطابق اس منصوبہ بندی کی وجہ سے بہت بہتر کام ہوا ہے بلکہ تعداد بھی اس سے بہت زیادہ ہے جو گزشتہ سال تھی۔ اور پھر اس سال امریکہ سے بھی خدام وقارِ عمل کے لئے آئے۔ تو اس لحاظ سے اب یہ کام، وقارِ عمل بھی بین الاقوامی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ کارکن دنیا کے مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر خدام نے جلسہ سے پہلے کام کیا اور کینیڈا کے 150 سے زائد خدام نے جلسہ کے بعد کے وائنڈ اَپ میں کام کیا۔ یوکے (UK) کے صدر خدام الاحمدیہ نے مجھے بتایا کہ ان باہر سے آنے والے خدام نے نہ صرف بڑی محنت سے کام کیا ہے بلکہ بڑی منصوبہ بندی اور بڑے جذبہ سے کام کیا ہے اور بڑی جلدی اس کام کو نپٹا بھی دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ یوکے (UK) کے خدام و اطفال جو وقارِ عمل کرتے رہے اور ڈیوٹیاں دیتے رہے وہ بھی یقیناً ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے بھی بہت محنت سے کام کیا اور ہمیشہ کرتے ہیں۔ یوکے کے اطفال اور خدام جو ڈیوٹیاں دیتے ہیں ان کے ساتھ ساتھ انتظامیہ اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کو چاہئے کہ جہاں وہ یوکے والوں کا شکریہ ادا کریں، ان کارکنوں کا، اطفال و خدام کا شکریہ ادا کریں وہاں کینیڈا سے اور امریکہ سے آنے والے خدام کا بھی ان کو شکرگزار ہونا چاہئے اور سب سے بڑھ کر تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں یورپ اور ان مغربی ممالک میں رہنے اور پلنے بڑھنے والے ایسے رضا کار عطا فرمائے جو بے نفس ہو کر کام کرتے ہیں۔

یوکے کے تقریباً چھ ہزار لڑکے لڑکیاں، مرد، عورتیں، بچے، جلسہ کے مہمانوں کی خدمت پر متعین تھے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی تعداد میں کارکن مہیا فرمائے جو ٹائلٹ کی صفائی سے لے کر کھانا پکانے، کھانا کھلانے اور پھر جلسہ گاہ کے مختلف کام، سیکیورٹی سے لے کر پارکنگ اور دوسری سہولیات مہیا کرنے اور پھر انہیں سمیٹنے تک انتہائی مہارت اور منصوبہ بندی سے کام کرتے رہے۔ یہ نظارے ہمیں دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آئیں گے۔ پس یہ کارکن ہمارے انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں اور اس طرح ان کارکنان کو بھی، ان کام کرنے والوں کو بھی، ان رضا کاروں کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرمایا اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ انہیں پہلے سے بڑھ کر اس خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح انہیں بچوں نوجوانوں بوڑھوں نے کام کرتے ہوئے متأثر کیا ہے۔ بعض مہمانوں کے تأثر بیان کر دیتا ہوں۔

جلسہ کے پروگرام بھی اور کام کرنے والے بھی ایسی خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے جو ہم دوسرے لٹریچر تقسیم کر کے یا دوسرے ذرائع سے کرتے ہیں۔

بینن کے وزیر دفاع جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کہتے ہیں مجھے اس جلسہ میں شامل ہو کر امن اور محبت کے سفیروں سے ملنے کا موقع ملا ہے۔ ہر بچہ، جوان دوسروں سے خوش اخلاقی سے ملتا ہوا نظر آیا۔ اگر کسی کو دوسرے کی زبان سمجھ نہ بھی آتی تھی تو مسکراتے ہوئے خوش آمدید کہتا اور مہمان کی زبان میں کچھ نہ کچھ کہنے کی کوشش کرتا۔ جلسہ سالانہ حقیقی بھائی چارے کی ایک بہت بڑی مثال ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں اس جلسہ کو حقیقی سکون کی آماجگاہ کہوں گا۔ اس جلسہ میں شامل ہر بچہ، بڑا اور بوڑھا قربانی کر کے دوسروں کے آرام کا خیال رکھتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ آپ کا جلسہ میرے لئے ایک اکیڈمی کی حیثیت رکھتا ہے جہاں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اتنے بڑے اجتماع میں کسی کو دھکم پیل کرتے نہیں دیکھا۔ ہر چیز ایک نظام اور طریق کے ساتھ چل رہی تھی۔ میرے لئے بڑا حیران کن تھا کہ ڈیوٹی پر موجود ہر چھوٹا بڑا مہمان کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اگر کسی چیز کا اشارۃً بھی اظہار کیا جاتا اور وہ موجود نہ ہوتی تو اسے فوراً خرید کر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کی جاتی۔ سب سے بڑی بات تمام شاملین جلسہ کی سیکیورٹی کا مؤثر اور اعلیٰ انتظام کا ہونا تھا۔ سیکیورٹی کا ایک اعلیٰ اور عمدہ پلان تھا جس سے لگ رہا تھا کہ کسی پروفیشنل ٹیم نے اس کا انتظام کیا ہوا ہے حالانکہ وہاں مجھے نہ تو کوئی پولیس والا اور نہ ہی کوئی آرمی کے لوگ نظر آئے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مَیں جاننے کی کوشش کرتا رہا کہ انتظامات کے پیچھے کیا راز ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ لوگ ایک خلافت کے ماننے والے ہیں اور اس وجہ سے ایک ایسی قوم تیار ہو گئی ہے جو ہر قربانی کے لئے تیار رہتی ہے۔ تو یہ تأثرات ہوتے ہیں غیروں کے۔

پھر بینن کے ہی ایک جرنلسٹ بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے اعلیٰ انتظامات کے بارے میں اگر کسی کو بتایا جائے تو وہ اس وقت تک یقین نہیں کرے گا جب تک خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لے۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر مجھے امید کا پیغام ملا ہے۔ دنیا میں ہر طرف ذاتی مفادات کی خاطر فسادات کئے جا رہے ہیں لیکن آپ کے جلسہ میں ان نوجوانوں اور بچوں کو دیکھ کر جو اپنی پرواہ اور فکر کئے بغیر دوسروں کی خدمت کے لئے حاضر اور تیار رہتے ہیں ان نوجوانوں اور بچوں کے ذریعہ ایک نئی دنیا جنم لے گی جس میں خودغرضی نہیں ہو گی بلکہ دوسروں کی خدمت اعلیٰ مقصود ہو گا اور اس اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اسلام احمدیت دوسروں کے لئے آج ایک صیقل آئینہ کی طرح ہے جو اسلام کا حسین چہرہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں صحافی ہونے کی حیثیت سے دنیا کے اکثر حصّوں میں گیا ہوں۔ مَیں نے سعودی عرب میں حج کے انتظامات دیکھے۔ ایران میں بھی بہت بڑے اجتماعات میں شرکت کی۔ میں نے یو این او (UNO) کے تحت بھی بڑی کانفرنسوں میں شرکت کی لیکن میں نے اس طرح کے اعلیٰ انتظامات کہیں اَور نہیں دیکھے۔ اس کی وجہ بے لوث اور محبت کرنے والے اور انسانیت کی قدر کرنے والے وہ نوجوان اور بچے اور بوڑھے ہیں جو اس جلسہ میں ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور جنہیں ان کے خلیفہ کی رہنمائی ہر وقت میسر رہتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں اپنے دل کی کیفیت صحیح طور اپنے الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ کہتے ہیں یہ میرے لئے بڑا حیران کن تجربہ ہے کہ ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہنستے اور مسکراتے چہروں کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کرتے دیکھے۔ مَیں یہ بات جاننے میں ناکام رہا کہ ان میں سے کون امیر ہے اور کون غریب۔ ایک ہی طرح ایک ہی جذبہ سے وہ دوسروں کے آرام کے لئے دن اور رات محنت کرتے نظر آئے۔ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے انتظامات نے بھی مجھے بڑا حیران کیا۔ مَیں بینن میں نیشنل ٹی وی کا ڈائریکٹر رہا ہوں۔ مَیں نے آج تک ٹی وی کے براہ راست پروگرام کے اتنے اعلیٰ انتظامات کہیں اور نہیں دیکھے۔ یو این او (UNO) میں بھی اتنی زبانوں میں براہ راست تراجم نہیں ہوتے جتنے آپ کے ہاں ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تقاریر کے تراجم کا انتظامات تھا۔ اس جلسہ میں شامل ہر فرد اپنی زبان میں براہ راست تقاریر کا ترجمہ سن کر محسوس کرتا کہ جلسہ اس کے اپنے ملک میں ہو رہا ہے۔ اس کی زبان اور قوم میں ہو رہا ہے۔ مَیں نے احمدیت میں یہ بات سیکھی ہے کہ ایمان کو تمام باقی چیزوں سے افضل رکھو اور سچائی ہی کی جیت ہوتی ہے۔ طاقتور ہمیشہ طاقتور نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر میں تو کہوں گا کہ خدا سے ملانے والا راستہ آج بھی موجود ہے اگر کوئی اس پہ عمل کرنا چاہے تو۔

کونگو کنشاسا کے ایک صوبہ کے اٹارنی جنرل بھی شامل تھے۔ وہ کہتے ہیں میں پچیس سال سے بطور مجسٹریٹ کام کر رہا ہوں۔ مَیں نے جلسہ کا گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف دولت سے کچھ نہیں کیا جا سکتا جب تک اتفاق و اتحاد نہ ہو۔ جب آپ ایک جسم کی طرح ہو جائیں تو پھر سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے۔ جلسہ کے کارکن ایک جسم کی طرح ہو گئے تو انہوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ جنگل کو قابل رہائش بنا دیا جہاں سب کچھ میسر تھا۔ صاف ستھرے ٹائلٹس، رہائش گاہیں، ریڈیو اور ٹی وی سٹیشنز جو مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کر رہے تھے۔ مختلف ملکوں سے آئے ہوئے امیر، غریب، بڑے بڑے عہدوں والے سیاستدان، صاحب علم، دانشور سب ایک ہو کر کام کر رہے تھے۔ چالیس ہزار کے قریب مہمانوں کے کھانے پینے، لانے لے جانے اور دیگر ضروریات کا خیال رکھنا کوئی آسان کام نہیں تھا لیکن یہ کام چھ ہزار کے قریب رضا کار بغیر کسی شور، ہنگامے اور فساد کے خوشی خوشی کر رہے تھے۔ ان رضا کاروں میں تین سال سے لے کر اسّی سال کی عمر کے افراد شامل تھے۔ یعنی بچے بھی اور بوڑھے بھی۔ یہ رضا کار دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کر رہے تھے۔ میں نے تو ہر طرف محبت اور اخوت ہی دیکھی۔ کہتے ہیں مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بہت مؤثر رنگ میں کام کر رہی ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ انشاء اللہ۔ کہتے ہیں مَیں تو سب کو کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت کو قریب سے دیکھو تو آپ کو خود بخود سمجھ آ جائے گی۔ کہتے ہیں کہ جب جلسہ میں آیا تو صرف پہلا آدھا گھنٹہ اجنبی محسوس کیا اس کے بعد لوگ خود بخود مجھ سے آ کر ملتے رہے۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ہم سب ایک دوسرے کو برسوں سے جانتے ہیں۔

یہ بھی جلسہ کی ایک خوبصورتی ہے کہ صرف جلسہ کے کام کرنے والے ہی غیروں کو متأثر نہیں کرتے بلکہ شاملین جلسہ بھی متاثر کر رہے ہوتے ہیں اور اس ذریعہ سے ایک خاموش تبلیغ ہو رہی ہوتی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی جہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں کہ وہ اپنے عمل سے اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور غیر مسلموں کو متاثر کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہے ہیں، اس لحاظ سے وہاں شامل ہونے والے احمدی بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے ان سے خاموش تبلیغ کروا رہا ہے۔

نائیجر سے صدر مملکت کے مذہبی امور کے مشیر خاص بھی اس سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تقریباً سارا سال سفر میں رہتا ہوں اور مذہبی میٹنگز میں شامل ہوتا ہوں۔ لیکن مَیں نے آج تک کبھی ایسا روحانی منظر نہیں دیکھا۔ جلسہ میں شمولیت سے مجھے لگ رہا تھا کہ آسمان سے نور نازل ہو رہا ہے۔ بیعت کا نظارہ دیکھنے کے بعد کہتے ہیں گویا میں بیعت رضوان میں شامل ہوں۔

جاپان سے ایک دوست آؤیاما (Aoyama) یوسف صاحب شامل ہوئے جو کہ مشہور سکالر اور جاپان اینگلیکن (Anglican) چرچ کے صدر ہیں۔ کہتے ہیں کہ احمدی نوجوانوں اور بچوں کا جذبہ خدمت قابل تحسین ہے۔ آج دنیا کی کسی بھی قوم میں ایسے نوجوان نہ ہونے کے برابر ہیں جو رضاکارانہ طور پر ایسی خدمات بجالا رہے ہوں۔ یہ نظارہ صرف جلسہ سالانہ میں نظر آ رہا ہے۔ کہیں نوجوان بھاگ بھاگ کر کھانا کھلانے کے لئے فکرمند ہیں۔ کہیں کوئی مہمان کو لانے لے جانے کے لئے گاڑیوں کی فکر میں ہے۔ کہیں بچے پانی پلا رہے ہیں تو کہیں بڑی عمر کے افراد مختلف کاموں میں مصروف ہیں۔ خصوصاً بچوں کی پُرجوش شمولیت بتاتی ہے کہ احمدیت کا حال بھی اور مستقبل بھی روشن ہے۔ اور انشاء اللہ ہے۔

پھر یوگنڈا کے وائس پریذیڈنٹ ایڈورٹ سیکاندی (Edward Ssekandi) تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب انہیں جلسہ گاہ کا ٹور (tour) کروایا گیا اور بتایا گیا کہ تمام کارکن رضاکار ہیں تو بہت حیران ہوئے۔ پھر سیکیورٹی والوں کو دیکھ کر پوچھنے لگے کہ ٹھیک ہے باقی تو رضاکار ہیں لیکن ان کو یقیناً پیسے دیئے جاتے ہوں گے۔ تو موصوف کو جب یہ بتایا گیا کہ یہاں کام کرنے والے تمام لوگ رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں تو بڑے متأثر ہوئے۔ کہنے لگے میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی مسلمانوں کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا جہاں تمام لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ رہے ہوں اور میں نے مسلمانوں کے بارے میں یہی سن رکھا تھا کہ لوگوں کے گلے کاٹتے ہیں اور دوسروں کو تکلیف دیتے ہیں۔ یوگنڈا میں بھی مسلمان آپس میں لڑتے رہتے ہیں اور حکومت کو بسا اوقات Intervene کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اب مجھے پتا چلا کہ اصل اور حقیقی مسلمان کون ہیں اور اسلام کی تعلیم امن و سلامتی کی تعلیم ہے۔

رشیا سے ایک مہمان خاتون ڈاکٹر اِرینا سِرینکو (Dr Irina Sirinko) آئی ہوئی تھیں۔ موصوفہ روس میں انسٹی ٹیوٹ آف اورئینٹل سٹڈیز میں پروفیسر ہیں۔ کہتی ہیں کہ جماعت کے اس جلسہ میں شرکت میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا جو ایک ناقابل فراموش تجربہ ثابت ہوا۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ جلسہ کا انتظام اور منصوبہ بندی بہت اعلیٰ معیار کی تھی بلکہ بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ جلسہ کا ماحول بہت روحانی تھا۔ جماعت احمدیہ ہر نئے آنے والے کو پیار محبت اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کے ذریعہ اسلام کا حقیقی اور نیا چہرہ دکھاتی ہے۔

آئس لینڈ سے ایک مہمان آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کے نہایت خوبصورت ترین تجربات میں سے تھا۔ چالیس ہزار افراد کو ایک جگہ اکٹھا دیکھ کر میرا ایمان دوبارہ زندہ ہو گیا۔ دنیا کے ہر کنارے سے آئے ہوئے اتنے کثیر افراد کو انتہائی امن اور محبت سے مل جل کر رہتے دیکھ کر میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ میں آپ کی مہمان نوازی کا انتہائی شکرگزار ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ اسلام کے حقیقی امن اور محبت کے پیغام کو پھیلاؤں۔

تو یہ جو ہمارا ماحول ہوتا ہے اس کو بھی دیکھ کر لوگ بڑے متأثر ہوتے ہیں۔

شاملین کی طرف سے بعض ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جو بعض دفعہ برا اثر ڈال سکتے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پردہ پوشی ہے کہ ان لوگوں کے سامنے ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ اب اس سال بھی کچھ ایسے واقعات تھے جو نہیں ہونے چاہئیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپس میں لڑائیاں بھی کیں اور ایسے لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ یہ نہ صرف جماعت کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں بلکہ باہر سے آنے والوں کو ایک ایسا پیغام دے رہے ہیں جو اسلام سے بھی دور کر رہا ہے اور پھر جماعت احمدیہ کو بھی ان لوگوں میں شمار کر دیتے ہیں جن کے بارے میں لوگ اچھے تاثر نہیں رکھتے۔ ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں تو خاص طور پر اور عموماً ویسے بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

یونان کے وفد سے ایک صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے اور بہت منظم انداز میں رضاکاروں نے سارا کام کیا۔ جب مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے لسٹ بنانی شروع کر دی کہ دیکھوں کتنے ملکوں سے یہاں لوگ آئے ہیں۔ میں حیران ہوا کہ میری لسٹ کی تعداد تیس ممالک تک پہنچ گئی۔ کہتے ہیں جلسہ کے تیسرے دن جب مارکی میں بیعت کی تقریب دیکھی تو یہ میرے لئے بہت روحانی تجربہ تھا۔ میں نے بہت سارے لوگوں کے چہروں کو جذبات سے بھرپور پایا۔ واقعی یہ ایک بہت خوبصورت نظارہ تھا۔

پھر مقدونیہ سے بھی ایک صاحبہ آئی ہوئی تھیں۔ مقدونیہ اور کروشیا کا بڑا وفد تھا۔ ایک صاحبہ کا تاثر بیان کر رہا ہوں۔ کہتی ہیں جلسہ سالانہ کے انتظامات نے مجھے بہت حیران کیا۔ ہر مہمان کے لئے ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ میں سب سے زیادہ چھوٹے چھوٹے بچوں سے متأثر ہوئی جو مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے۔

گوائٹے مالا کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ خیوسیلیز صاحب کہتے ہیں کہ مہمانوں کی خدمت قابل رشک تھی۔ اس طرح بچوں کی ڈیوٹیاں لگا کر عملی طور پر مستقبل کے لئے انہیں تیار کرنا تاکہ اپنی ذمہ داریاں اس رنگ میں نبھا سکیں قابل تقلید ہے۔

پس جہاں عمومی طور پر جلسہ ہر احمدی شاملین کے لئے اعتقادی اور عملی بہتری کا ذریعہ بنتا ہے، جلسہ میں ہر ایک اپنی اپنی اصلاح کرتا ہے، اکثر کی عملی اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے وہاں جلسہ غیروں کو بھی متاثر کرتا ہے اور صرف تربیت کی حد تک ہی نہیں ہے بلکہ اب تو اس کی وسعت اتنی ہو گئی ہے کہ جلسہ سالانہ احمدیت اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے۔

اصل مقصد، بہت بڑا مقصد تو جماعت کے افراد کی تربیت ہے لیکن غیروں کے یہاں آنے سے تبلیغ کے بڑے نئے رستے کھل رہے ہیں۔ مہمان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہم پر ظاہر نہیں تھی اور میڈیا اور بعض مسلم گروہ یا گروپ غلط رنگ میں اسلام کو پیش کرتے ہیں اور وہی ہمارے ذہنوں پر حاوی ہے۔ یہ اکثر نے اظہار کیا۔ مسلمان کا نام سنتے ہی دہشت گردی اور شدت پسندی اور ظلم کی تصویر ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ لیکن آج اسلام کی تعلیم کے عملی نمونے دیکھ کر ہم اب اپنے دائرۂ اثر میں، اپنے لوگوں میں، اپنے ماحول میں کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی خوبصورتی کی تعلیم جماعت احمدیہ مسلمہ کے پاس دیکھو۔

اس ضمن میں بعض اور تأثرات بھی بیان کرتا ہوں۔ گوائٹے مالا کی ایک ممبر آف پارلیمنٹ آلیانہ (Aliana) صاحبہ کہتی ہیں کہ مسلم جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شمولیت میرے لئے ایک حسین تجربہ تھا اور اسلام کے بارے میں حقیقی تعلیمات سے آگاہی ہوئی۔ جماعت کے نظام سے بہت متاثر ہوئی۔ اسی طرح خوش کن مہمان نوازی اور محبت و پیار کی فضا قابل رشک ہے خصوصاً مختلف خیال اور مختلف اقوام کے درمیان غیر معمولی محبت اور بھائی چارے کی بہترین مثال قابل احترام اور قابل تقلید ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت میری زندگی کی بہترین یادیں ہیں۔ اس پر میں دلی خوشی اور مسرت محسوس کرتی ہوں۔ کہتی ہیں میں یہاں کی نہ بھولنے والی حسین یادیں لے کر اپنے ملک گوئٹے مالا واپس لوٹ رہی ہوں اس تمنا کے ساتھ کہ آئندہ بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہو۔

ایک غیر از جماعت دوست زکریا سعدی صاحب پی ایچ ڈی کے طالبعلم ہیں۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جلسہ سالانہ ایک نہایت خوبصورت تقریب تھی۔ میرے نزدیک اسلام کی خوبصورت تصویر دکھانے کے لئے یہ ذریعہ نہایت ہی موزوں ہے۔ نیز یہ بات بھی جلسہ کے ذریعہ سے نکھر کر سامنے آئی ہے کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر کے لوگوں کی خدمت میں ہمہ تن مشغول ہے۔ افریقی ممالک میں غرباء کے لئے میڈیکل کیئر (Medical Care) بہم پہنچانا، پینے کا پانی مہیا کرنا اور دوسری سہولیات مہیا کرنا۔

پھر ایک غیر از جماعت غیر مسلم دوست ٹونی وائٹنگ (Tony Whiting) ہیں۔ کہتے ہیں کہ جماعت کو دیکھ کر اس بات کا شدت سے احساس ہوتا ہے کہ برطانیہ کے لوگ آپ کی جماعت سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں مثلاً کمیونٹی کیا ہوتی ہے اور کس طرح یکجان ہو کر امن کے قیام کیلئے کوشش کی جاتی ہے اور کس طرح نوجوان نسل کو امن کے قیام کے لئے حرکت میں لاکر دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے معاشرے کا ایک قیمتی اور فعّال رکن بنایا جا سکتا ہے۔ آپ کی کمیونٹی کو دیکھ کر ہرگز تعجب نہیں ہوتا کہ کیوں دنیا بھر سے لوگ آپ کی جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔

نومبائعین کے بھی تأثرات ہیں اور یہ ان کی تربیت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ گوئٹے مالا کے ایک نومبائع لوئس الفریڈو (Luis Alfredo) صاحب کہتے ہیں کہ میرے لئے ایک ایسی جماعت کا ممبر ہونا جو حقیقی اسلامی تعلیمات کو عملاً دنیا میں پیش کر رہی ہے ایک عظیم سعادت ہے جس کی ایک مثال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے جس میں مختلف اقوام اور رنگ و نسل کے افراد باہمی محبت و اخوت کی عملی مثال بنے ہوتے ہیں اور اپنے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی عملی تصویر جلسہ سالانہ میں دیکھنے میں آتی ہے۔

پھر بیلجیم کی ایک خاتون ہیں فاطوماتا دیالو (Fatoumata Diallo) صاحبہ اپنے دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں اور بچوں کے ساتھ ہی انہوں نے بیعت بھی کر لی۔ کہتی ہیں مجھے میرے خاوند نے جماعت سے متعارف کروایا تھا مگر میں جماعت کے حوالے سے ایک مخمصے کا شکار تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ جماعت احمدیہ دوسرے فرقوں کی طرح ایک فرقہ ہے۔ کوئی کہتا تھا یہ لوگ تو مسلمان ہی نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر سچائی معلوم کروں۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد مجھے پتا چلا کہ جماعت احمدیہ کے لوگ بہت

ارشاد حضرت امیر المومنین

"ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

"ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اچھے، باتہذیب اور سب سے بڑھ کے سچے مسلمان ہیں۔اور پھر میرے خطابات کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ان میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا ذکر رہا۔امن وسکون، سچائی اور حوصلہ اور بردباری کی تلقین تھی۔کہتی ہیں خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ راہ دکھلائی جو اس کی ذات کی طرف لے جانے والی ہے۔پھر شکریہ بھی ادا کرتی ہیں کہ بہت سارے والنٹیئر ز نے، کارکنان نے دن رات تھکاوٹ کے باوجود ہمارے سکون کا خیال رکھا اور ہمیں بہت عزت دی۔

جاپان کے پروفیسر صاحب جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جلسہ میں اسّی ممالک کے تیس ہزار سے زیادہ لوگ شریک ہیں۔پہلے دن مجھے لگا کہ جلسہ سالانہ اور یہاں لگے ہوئے پرچم بالکل اقوام متحدہ کا نقشہ پیش کرر ہے ہیں۔لیکن خلیفۂ وقت کا آخری خطاب جب میں نے سنا تو میری رائے بدل گئی کیونکہ اقوام متحدہ میں تو ہر ملک کا سفیر شریک ہوتا ہے اور ہر ایک اپنے مفادات کی بات کرتا ہے خواہ وہ صحیح ہوں یا غلط۔لیکن خلیفۂ وقت نے ساری دنیا کے لئے انصاف کی بات کی ہے اور یہ بات جلسہ سالانہ کو اقوام متحدہ سے امتیاز بخشنے والی ہے۔

اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں بھی گزشتہ سالوں کی نسبت جلسہ کی بہت زیادہ کوریج ہوئی ہے۔ مرکزی پریس اینڈ میڈیا کا جو ہمارا آفس ہے اس کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ کوریج جلسے سے پہلے شروع ہوگئی تھی اور بی بی سی ریڈیو فور، دی اکانومسٹ، دی گارڈین، دی انڈیپنڈنٹ، چینل فور، ڈیلی ٹیلی گراف، ڈیلی ایکسپریس، ڈیلی میل۔ڈیلی میل دنیا کی سب سے زیادہ آن لائن پڑھی جانے والی اخبار ہے۔دی سن، یہ یوکے (UK) میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اخبار ہے۔ریڈیو ایل بی سی، لندن لائیو ٹی وی، سکائی نیوز، چینل فائیو، سکاٹش ٹی وی، بلفاسٹ ٹیلی گراف، اور ناٹنگھم پوسٹ وغیرہ ان سب میں جلسہ کی کوریج ہوئی۔اس کے علاوہ بی بی سی کے مختلف ریجنل سٹیشنوں پر خبریں نشر ہوئیں۔اس طرح ان کا خیال یہ ہے کہ پرنٹ اور آن لائن میڈیا کے قارئین کی تعداد 41 ملین ہے اور ریڈیو کو سننے والوں کی تعداد 2.48 ملین ہے۔تقریباً اڑھائی ملین۔ٹیلی ویژن پر دیکھنے والوں کی تعداد ایک ملین ہے۔سوشل میڈیا کے ذریعہ اکانوے (91) ملین لوگوں تک خبر پہنچی۔اس طرح اگر سب کو ملایا جائے تو کل تعداد 135 ملین بنتی ہے۔لیکن انہوں نے محتاط رپورٹ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ہم یہ تصور کریں کہ سارے اخبار نہیں پڑھتے اور لوگ ہر خبر نہیں پڑھتے اور اگر اس ٹوٹل تعداد کا صرف بیس فیصد دیکھیں تو تب بھی اٹھارہ ملین سے اوپر افراد تک جلسہ کی خبر اور جماعت احمدیہ کا امن اور پیار ومحبت کا پیغام پہنچا ہے۔

اگر یہ اصول یا فارمولا استعمال کیا جائے تو گزشتہ سال تو اس سے بہت کم تھا لیکن اگر ہم صرف بیس فیصد کو ہی گنیں تو تب بھی گزشتہ سال سے چھ ملین سے زائد لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔لیکن ویسے تو میرا خیال ہے سو ملین سے اوپر تک پہنچا ہے۔گزشتہ سال یہ اس لحاظ سے کیلکولیٹ (calculate) نہیں کیا گیا تھا۔اس کوریج پر ہمارا پریس اور میڈیا سیکشن خود بھی حیران ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو اس طرف توجہ ہوئی۔

شعبہ تبلیغ یوکے کی میڈیا ٹیم کے مطابق ساؤتھ ویسٹ لنڈنز (Southwest Londoner) اخبار میں تین آرٹیکل شائع ہوئے اور اس اخبار کو آن لائن پڑھنے والے ڈیڑھ لاکھ کے قریب لوگ ہیں۔سکاٹ لینڈ میں ہیرلڈ میگزین میں جلسہ کے حوالے سے مضمون شائع ہوا۔اس کے قارئین کی تعداد بھی پونے دو لاکھ کے قریب بتائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ بیلجیم کے دو نیشنل اخبارات نے جلسہ کے حوالے سے مضامین شائع کئے۔گیانا سے بھی ایک صحافی خاتون کیمرہ مین کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئیں۔وہاں ٹی وی جی (TVG) پر جمعرات سے لے کر اتوار تک روزانہ شام کی خبروں میں جلسہ سالانہ کے حوالے سے خبریں دی گئیں۔اس کے علاوہ گیانا کے مشہور اخبار گیانا ٹائمز میں بھی آرٹیکل چھپے۔محتاط اندازے کے مطابق اس ٹیلی وژن چینل کو دیکھنے والوں کی تعداد دو لاکھ سے زائد ہے جبکہ اخبار گیانا ٹائمز کے قارئین کی تعداد تین لاکھ سے زائد ہے۔

ان اخبارات میں چھپنے والے آرٹیکلز کے حوالے سے مثبت اور منفی ہر دو طرح کے ردّ عمل دیکھنے کو ملے۔ لوگوں نے آرٹیکلز کے نیچے اپنے تأثرات بھی لکھے ہیں۔بعض تأثرات یہ ہیں کہ جماعت احمدیہ کا فرقہ باقی تمام اسلامی فرقوں سے ممتاز ہے اور صحیح معنوں میں امن پسند لوگ ہیں جبکہ دوسرے مسلمان ان سے نفرت کرتے ہیں۔

پھر ایک صاحب نے لکھا کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے لیکن دنیا بھر میں سنّی مسلمان ان پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں کافر کہتے ہیں۔پھر یہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لوگ ہندوؤں کے خدا کرشنا کو ایک پیغمبر سمجھتے ہیں۔یہ بہت امن پسند لوگ ہیں۔ان کے نظریات دیگر مسلمانوں سے مختلف ہیں اسی وجہ سے دنیا بھر میں ان پر مظالم کئے جارہے ہیں۔

پھر بعضوں نے اخباروں کو یہ بھی لکھا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق خبر پڑھ کر اچھا لگا۔ہم امید کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان لوگوں پر بھی اثر انداز ہو جو اسلام کو شدت پسند سمجھتے ہیں۔

پھر ایک نے یہ لکھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان شدت پسندی کے خلاف کب آواز اٹھائیں گے۔پھر لکھنے والا لکھتا ہے کہ جیسا کہ آپ نے اخبار میں پڑھا کہ احمدی مسلمان بڑے وسیع پیمانے پر شدت پسندی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔احمدی تو ایک لمبے عرصے سے شدت پسندی کی سخت مذمت کر رہے ہیں لیکن لوگ ان کی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتے اور میڈیا کی دوسری خبروں کو بنیاد بنا کر مسلمانوں کو judge کرتے ہیں۔

فرانس میں جو خبر چھپی اس پہ ایک نے یہ لکھا کہ مَیں امید کرتا ہوں کہ فرانس میں بھی اس قسم کا ایک جلسہ منعقد ہو تا کہ وہاں شدت پسند دوسروں پر اپنی رائے ٹھونسنا بند کر دیں۔

لوگوں کے بعض تأثرات ایسے ہیں کہ بڑی دیر سے اس کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لیکن یہ اب کام ہوا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ تو سو سال سے زائد عرصے سے یہ کام کر رہی ہے۔یہ پریس اور میڈیا ہمیں کوریج نہیں دیتا اس لئے کہ ان کی دلچسپی کے سامان اس میں نہیں ہوتے۔اب کیونکہ پریس نے کوریج دی تو لوگ سمجھ رہے ہیں شاید یہ پہلی دفعہ کام ہوا۔

ایم ٹی اے افریقہ اور دیگر چینلز کے ذریعہ افریقہ میں کوریج ہوئی۔جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات پہلی مرتبہ ’ایم ٹی اے انٹرنیشنل افریقہ‘ کے ذریعہ سے دکھائی گئیں۔مشرقی اور مغربی افریقہ سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب نے مبارکباد کے پیغام بھیجے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ درج ذیل ٹی وی چینلز نے بھی جلسہ کی نشریات دکھائیں۔گھانا نیشنل ٹیلیویژن، سائن پلس ٹی وی گھانا، ٹی وی افریقہ، سیرالیون نیشنل ٹی وی، ایم آئی ٹی وی نائیجیریا۔بینن میں بھی ایک نجی چینل ای ٹیلی پر میرا خطاب پورا نشر کیا گیا۔کانگو برازاویل کے محدود علاقہ میں بھی جلسہ کے پروگرام ٹی وی اور ریڈیو پر نشر ہوئے۔یوگنڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے پہلے تو جلسہ سالانہ کی نشریات دکھانے سے معذرت کر لی تھی مگر عین آخری وقت انہوں نے جلسہ کی کوریج کی اجازت دے دی۔اس طرح یوگنڈا کے علاوہ روانڈا میں بھی جلسہ کی نشریات دیکھی گئیں۔

میڈیا کوریج کی وجہ سے اور جلسہ کی وجہ سے بعض بیعتیں بھی ہوئیں۔کانگو برازاویل میں ایک عیسائی دوست مسٹر ویلی (Willy) کو مشن ہاؤس میں جلسہ سالانہ یوکے (UK) دکھانے کی دعوت دی گئی۔موصوف نے تینوں دن جلسہ سنا اور جلسہ کے بعد کہنے لگے مجھے پہلے مسلمانوں سے بہت ڈر لگتا تھا لیکن یہاں آ کر مَیں نے دیکھا کہ ہر طرح پیار اور محبت کی باتیں ہو رہی تھیں۔خاص طور پر خلیفہ وقت کی تقاریر نے مجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔اب مجھے جماعت کے حق میں کوئی اور دلیل نہیں چاہئے۔مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔

پھر ایک مقامی جماعت کے صدر کی بیوی عیسائی تھیں۔ان کو بہت تبلیغ کی گئی لیکن وہ بیعت کرنے کی طرف نہیں آتی تھیں۔اس مرتبہ انہوں نے جلسہ کی کارروائی دیکھی اور جب میرا خطاب سنا تو اس کے بعد کہنے لگیں کہ اس تقریر نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں جماعت میں داخل ہو جاؤں کیونکہ یہاں سچائی ہی سچائی ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

تو یہ چند نمونے میں نے دکھائے ہیں۔بے شمار نمونے میرے پاس آئے ہوئے تھے اور مزید آتے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس لحاظ سے ہمارا اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا دائرہ بھی وسیع تر ہوتا چلا جانا چاہئے تا کہ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ کے وارث ہم بنتے چلے جائیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے انعاموں کو مزید وسیع کرتا چلا جائے۔

پس جلسہ میں شامل ہونے والا ہر احمدی بلکہ ہر احمدی جو یہاں تو شامل نہیں تھے لیکن دنیا میں دیکھ رہے تھے، ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے بنیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نیز انتظامیہ سے بھی مَیں کہوں گا۔وقت زیادہ ہو گیا اس لئے انتظامیہ کے بارے میں زیادہ باتیں نہیں کیں۔بعض کمیاں ہوئی ہیں۔بعض جگہ سے مجھے اطلاعات ملی ہیں۔سکیننگ کے شعبہ میں، اَور جگہوں پر، پارکنگ کی جگہوں پر اور اسی طرح سکیورٹی میں بھی بعض کمیاں نظر آئی ہیں اس لئے اس کی بہتر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے جس کے لئے ابھی سے انتظامیہ کو کام شروع کر دینا چاہئے۔اور کیا منصوبہ بندی کرنی ہے اور کس طرح ان کمیوں کو دور کرنا ہے، کیا بہتر سے بہتر انتظامات کرنے ہیں اس کے بارے میں سوچیں اور پھر مجھے اس کی رپورٹ بھی دیں۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم حلمی محمد حسین مرمر صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم حلمی محمد حسین مرمر صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف ایمان افروز سفر کا پہلا حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کا باقی حصہ پیش کیا جائے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں:

زندگی کا اہم موڑ

مصر میں میرے علم میں یہ بات آئی کہ زکریا بطرس نامی ایک عیسائی پادری اسلام پر ایسے تابڑ توڑ حملے کر رہا ہے کہ بڑے بڑے علماء اسکے ردّ سے عاجز آ گئے ہیں اور ایسے لگتا ہے جیسے انکے سروں پر کوئی ایسی مصیبت آن پڑی ہے جس سے چھٹکارے کی کوئی صورت انہیں نظر نہیں آتی، چنانچہ اس مشکل صورتحال نے ان کی قابلیت اور علمی دعووں اور سفید جبّوں اور لمبی داڑھیوں کی قلعی کھول دی ہے۔ اور تو اور جامعۃ الأزہر نے بھی کہہ دیا ہے کہ حکمت کا تقاضا ہے کہ ایسے معترضین کا جواب نہ دیا جائے کیونکہ الازہر کو اس سے زیادہ اہمیت کے حامل امور کی انجام دہی کی فکر ہے۔

مجھے الازہر کے اس بیان کو پڑھ کر حیرت ہوئی اور میں نے کہا کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ ہو رہا ہے اس کے دفاع سے زیادہ اہم وہ کونسا کام ہے جس کی فکر الأزہر کو ستائے جا رہی ہے؟!

بہر حال میں نے عیسائی پادری کا یہ چینل تلاش کرنے کی کوشش کی تو اسی اثناء میں دیگر مختلف چینلز کو بھی لگا لگا کر چیک کرتا گیا۔ ایسے میں ایک چینل پر مجھے ایک پرانے زمانے کا منظر دکھائی دیا۔ کئی صاحبِ وقار لوگ ایک مجلس میں بیٹھے تھے۔ ان کے درمیان ایک شخص انگریزی زبان میں نہایت باوقار لہجے میں ان سے باتیں کر رہا تھا اور وہ پوری توجہ کے ساتھ اس کی باتیں سن رہے تھے۔ مجھے اس کی باتوں میں ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''، مکہ مکرمہ اور مدینہ وغیرہ کے الفاظ کی سمجھ آتی تھی۔ پھر اس نے آیت کریمہ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ کی تفسیر بیان کرنا شروع کی۔ میں انگریزی میں اس کی بات کو نہ سمجھنے کے باوجود ریموٹ ایک سائیڈ پر رکھ کر صوفے پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ میرے دل نے کہا کہ اس چینلز میں اور اس پر جاری گفتگو میں کوئی راز کی بات ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد عربی ترجمہ شروع ہوا تو میں نے مذکورہ بالا آیت کریمہ کی ایسی تفسیر سنی جس سے بہتر اور پُر معارف تفسیر میں نے کبھی نہ سنی تھی۔ میں نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھ گیا۔ یہ پروگرام کیا تھا! میرے لئے علمی خزانے کا ایک باب کھل گیا تھا اور یہ عظیم الشان تفسیر اسی خزانے کا ایک بیش قیمت موتی تھی۔ یہ پروگرام میری زندگی کا اہم موڑ ثابت ہوا اس لئے مجھے آج تک ٹی وی سکرین پر اس پروگرام کی ریکارڈنگ کی لکھی ہوئی تاریخ بھی یاد ہے جو 9 رمئی 1995 تھی۔

آسمانی وجود۔ آسمانی نور

اس پروگرام کے ختم ہونے پر ٹی وی سکرین کے بائیں جانب ایک تصویر ظاہر ہوئی جبکہ اس کے دائیں جانب کچھ لکھا ہوا تھا جو کسی اچھا پڑھنے والے کی آواز میں پیش کیا جا رہا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام ہے جو فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا جا رہا ہے اور اس وقت اکیلا میں ہی اس کا مخاطب ہوں۔ تصویر والا شخص آسمانی وجود لگ رہا تھا۔ اس تصویر کے نیچے نسبتاً چھوٹے حروف میں لکھا تھا: 'حضرت مرزا غلام احمد الامام المہدی والمسیح الموعود علیہ السلام'۔ یہ پڑھتے ہی مجھ پر جیسے بجلی گر گئی، کیونکہ میں امام مہدی اور مسیح موعود کی آمد کا تو قائل تھا لیکن میرے خیال میں یہ آخری زمانے کی باتیں تھیں اور میرے خیال میں آخری زمانے میں ابھی بہت لمبا عرصہ باقی تھا کیونکہ اس میں تو بہت سے عجیب و غریب امور نے وقوع پذیر ہونا تھا۔ جیسے یہ کہ لوگ صبح جاگیں گے تو دیکھیں گے کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل رہا ہوگا، اور دیکھیں گے کہ ایک کانا عجیب الخلقت اور مہیب دیو قامت شخص جنت اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے اور جہنم بائیں ہاتھ میں لئے زمین میں فساد برپا کر رہا ہوگا۔ جس کا بولنے والا ایک گدھا ہوگا جو ہر ایک سے اس کی ہی زبان میں بات کرے گا، وغیرہ وغیرہ۔ میں ان تمام پیشگوئیوں کی اجمالی صداقت کا قائل تھا لیکن اس بارہ میں کبھی سوچا نہ تھا کہ کس زمانے میں یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ تاہم جب میں نے امام مہدی کے دعویدار کی اس تصویر کو دیکھا تو اس کا انکار نہ کر سکا۔ کیونکہ میں نے ابھی تک اس چینل پر جو کچھ سنا تھا اس کی نظیر کہیں نہ پائی تھی۔ ایسے محسوس ہوا کہ ایک نور میرے دل کے راستے میرے پورے جسم میں پھیل گیا ہے۔ اور میں اس نور کے آگے سر تسلیم خم کر چکا تھا۔

الغرض یہ چینل ہی میرے لئے سب کچھ ہو گیا۔ جو کچھ اس پر پیش کیا جاتا ایسے لگتا جیسے مجھے اسی کی ہی ضرورت تھی اور جو لوگ اس پر پروگرام پیش کرتے یوں محسوس ہوتا کہ ان سے بہتر میرا حقیقی رشتہ دار اور قریبی دوست کوئی نہیں۔

الغرض اسی چینل کو دیکھنا اور اسی کے سامنے بیٹھ کر کھانا پینا اور اس کو دیکھتے ہوئے ہی سو جانا میرا روزمرہ کا وتیرہ بن گیا۔ اس پر پیش کی جانے والی تفاسیر، موازنہ، منطقی جواب، اور مضبوط دلائل نے میرے لئے حق کو واضح کر دیا اور باطل کا بطلان ثابت کر دیا۔

مسلمان ہونے پر فخر ہونے لگا

ایم ٹی اے العربیہ سے تعارف ہوا اور عربی ویب سائٹ کے مواد کو پڑھنا شروع کیا تو مجھے اپنے ان سوالوں کے جواب ملنے شروع ہو گئے جو کئی سالوں سے میرے ذہن میں اٹکے ہوئے تھے۔ مثلاً خلق آدم کے بارہ میں مجھے مولویوں کے جواب نہایت بچگانہ لگتے تھے۔ لیکن جب میں نے عربی ویب سائٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف Revelation, Rationality, Knowledge and Truth کا عربی ترجمہ دیکھا اور اس میں خلق آدم کے مراحل پر عالمانہ اور محققانہ مضمون کا مطالعہ کیا تو یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر میں ساری زندگی اس موضوع پر تحقیق کرتا رہتا تب بھی ان اعلیٰ علمی نکات تک رسائی نہ ہو پاتی جو مؤلف نے محض چند صفحات میں پیش کئے تھے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بھی اظہر من الشّمس ہو گئی کہ قرآن کریم نے سائنسی ایجادات اور گہرے علمی رازوں کو بہت پہلے بیان کر دیا تھا اور یہ کہ سائنس اور کلام اللہ میں باہم کوئی تضاد نہیں ہے۔ یہ پڑھ کر مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہونے لگا۔ میں نے کئی سال پہلے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے اپنے نور سے منور فرما دے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی کتب میں پایا جانے والا قرآن کریم کا فہم درحقیقت وہ نور ہے جو مجھے اس دعا کی استجابت سے مل گیا۔

''کفار'' اور دین کے ٹھیکیدار!!

اس کے بعد میرے دیگر سوالوں کے بھی کافی وشافی جوابات مل گئے۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (عَلَّمَ الْقُرآن) یعنی اس نے قرآن سکھایا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی جو تشریح مولوی حضرات کرتے ہیں اسے خدا کی سکھائی ہوئی تفسیر تو نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں احمدیت نے جو مفاہیم پیش کئے ہیں انہیں بلا شبہ خدا کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایسے معارف اور اعلیٰ نکات کسی کے ذہن کی پیداوار نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ایسے معارف اللہ تعالیٰ ہی سکھاتا ہے تو اس نے ان لوگوں کو کیوں سکھائے ہیں جنہیں مولوی کفار کہتے ہیں اور مولویوں کو کیوں نہیں سکھائے جو خود کو دین کا ٹھیکیدار کہتے ہیں؟!

تفہیمات اور بیعت

اگر مرزا غلام احمد قادیانی ان اعلیٰ افکار و مفاہیم کو لے کر آئے ہیں تو یقیناً وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ اور اگر وہی امام مہدی و مسیح موعود ہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کی بیعت کرنے کی تاکیدی وصیت کی ہے۔ اور قربان جاؤں اپنے آقا کے جو وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى کا مصداق تھا۔ جب آپ نے فرمایا: فَإِنْ رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ۔ آپ کا یہ کلام دنیا کے مشرق و مغرب میں پھیلے مسلمانوں کیلئے ہے۔ اور کیسا پُر حکمت کلام ہے کہ اس میں بتا دیا گیا ہے کہ جب وہ امام آئے گا تو فَإِنْ رَأَيْتُمُوهُ کا وعدہ بھی پورا ہوگا۔ یعنی ہر ایک کے لئے اس امام کو دیکھنا آسان ہو جائے گا۔ آج ہر ایک سیٹلائٹ ڈش کے ذریعہ اپنے بند کمرہ میں بھی بیٹھ کر اس امام کو دیکھ کر اس کی صداقت کے بارہ میں تحقیق کر سکتا ہے۔ آج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فَإِنْ رَأَيْتُمُوهُ والی بات کس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے اور امام مہدی ہوا کے دوش پر پوری دنیا کے ہر گھر میں اور ہر اس آنکھ کو نظر آ سکتا ہے جس میں اسے دیکھنے کی پیاس ہے اور جسے اس وجود کی تلاش ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب دیکھو اور سچا پاؤ تو فَبَايِعُوهُ یعنی فوراً بیعت کر لو۔ یعنی تم اسکو اپنے گھر میں بیٹھے دیکھ بھی سکو گے اور اس کی بیعت بھی کر سکو گے۔ چنانچہ آج انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنے گھر سے ہی بیعت ارسال کی جا سکتی ہے۔ خاکسار کے خیال میں اور معنوں کے علاوہ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ کا مطلب یہ ہے کہ بیعت کرنے کے بعد شدائد آئیں گے۔ اسلئے بیعت پر قائم رہنے کیلئے اگر تمہیں برف کے پہاڑوں پر چلنے کی سی مشقت بھی کرنے پڑی تو اس عہد کی حفاظت کرنا۔

مَیں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا اور کچھ عرصہ کے بعد ہی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مجھے بیعت کی قبولیت کا خط موصول ہو گیا۔ اب میرا شمار بھی ان لوگوں میں سے ہو گیا تھا جو خدا تعالیٰ اس کے رسول اور اس کی کتاب کو ہر اس امر سے منزہ قرار دیتے ہیں جو ان کے شایان شان نہیں ہے۔

مخالفین کی مخالفت کی حقیقت

یہ عجیب بات ہے کہ جو الزامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لگائے گئے وہی الزامات آپ کی جماعت پر بھی لگائے جاتے ہیں اور آج بیعت کرنے والوں کے بارہ میں بھی انہی الزامات کو دُہرایا جاتا ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ بیعت کے بعد بعض سلفی اور وہابی متشددین نے لوگوں میں مشہور کر دیا کہ یہ ملحد ہو گیا ہے اور اب خدا اس کے ملائکہ اور انبیاء و کتب سماویہ اور قیامت وغیرہ سب امور کا منکر ہے۔ بعض نے ان کے پروپیگنڈے کو من وعن تسلیم کر لیا جبکہ بعض نے جب مجھے اس کے برعکس پایا تو مولویوں کے پروپیگنڈے کی مذمت کی، جس کی بنا پر مولوی حضرات نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ نیا دین اور نیا رسول اور نئی کتاب کا قائل ہے۔ پھر جب بعض نے اس کا بھی انکار کیا تو متشدد مولویوں نے پھر پینترا بدلا اور کہا کہ یہ اپنی باتوں میں مسیح کا لفظ بار بار دُہراتا ہے اور ایک مسیح موعود کا قائل ہے اس لئے یہ عیسائی ہو گیا ہے۔ میں حیران تھا کہ جب ان کا مسیح آخری زمانے میں آئے گا تو ان کے منطق کے مطابق اس پر ایمان لانے سے کیا یہ سب مسلمان عیسائی ہو جائیں گے؟!

بہر حال چونکہ لوگ مجھے دیکھتے اور جانتے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ نماز پڑھتا ہے اس لئے عیسائی نہیں ہوا۔ اس پر متشددین نے کہا کہ یہ مہدی کا قائل ہے اس لئے یہ شیعہ ہو گیا ہے۔ اس الزام پر بھی مجھے حیرت ہوئی کہ جب انکا امام مہدی آئے گا تو اس پر ایمان لانے سے کیا یہ سب شیعہ ہو جائیں گے؟!

بہر حال متشددین کے الزامات کے بارہ میں میرا ردّعمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق تھا یعنی صبر اور دعا کے ساتھ خدا کی طرف رجوع۔

یہ درست ہے کہ بہت سے لوگ مجھے چھوڑ گئے اور بہتوں نے ہنسی ٹھٹھا کیا۔ لیکن جسے خدا تعالیٰ اپنے فضل کے نظارے کروا کے اپنی قربت کا احساس دلائے اسے لوگوں کے چھوڑ جانے کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے؟ اور جسے اللہ ہی چھوڑ دے، ساری دنیا کا ساتھ اسے کیا فائدہ دے سکتا ہے؟

اک حرفِ ناصحانہ

آخر پر مَیں اپنے مسلمان بھائیوں کو کہتا ہوں کہ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کے ساتھ حق کی تلاش شروع کی تو مجھے اسلام کی حقیقی تصویر اس جماعت میں نظر آئی۔ اس جماعت کی تشریحات میں آپ کو بھی اسلام، نبی اسلام اور قرآن کریم کا دفاع اور ان کی عظمت ظاہر کرنے کا ہدف مضمر نظر آ سکتا ہے۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر کوئی پڑھنے کا مشغلہ رکھتا ہے تو جماعت کی ویب سائٹ آپ کے کمپیوٹر پر میسر ہے۔ اگر کوئی سننے اور دیکھنے کا شوقین ہے تو ایم ٹی اے العربیہ آپ کے ٹی وی پر آپ کے گھر میں آ سکتا ہے اور انٹرنیٹ کے ذریعہ آپ اس چینل کے پروگرامز کی ویڈیوز جب چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ کو ڈراموں، فلموں اور فٹبال کے میچوں سے ہی فرصت نہیں ہے۔ ذرا سوچیں کہ اگر یہ وہی مامور من اللہ ہے جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور جس پر ایمان لانے کی تاکیدی نصیحت فرمائی تھی تو اس کو نہ مان کر آپ کس قدر کوتاہی اور گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں؟!!

............(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5 راگست 2016)

ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے

لیکن جو کام کرنے والے ہیں، جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے

مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے اپنی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8 جولائی 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال پارٹیشن کے بعد جلسہ سالانہ پر سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان کی جماعت کو جو پیغام بھیجا تھا اس میں آپؓ نے قادیان کی جماعت کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب آپؓ نے اپنے پیغام میں قادیان کی جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ تبلیغ کریں اور اس پہلو سے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ آپؓ نے فرمایا: جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کام شروع کیا اس وقت قادیان سے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی۔ لیکن اب ہندوستان میں بھی بیسیوں جگہ پر احمدیہ جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کو بیدار کرنا، منظم کرنا، ایک نئے عزم کے ساتھ کھڑا کرنا اور اس ارادے کے ساتھ ان کی طاقتوں کو جمع کرنا کہ وہ اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کو ہندوستان کے چاروں گوشوں میں پھیلا دیں۔ یہ آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔

سوال تبلیغ کے ضمن میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے واقفین اور مربیان کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان میں اب جماعت کا تعارف بھی مختلف ذرائع سے ہو رہا ہے۔ لیکن جو کام کرنے والے ہیں، جو واقفین زندگی ہیں اور مربیان ہیں ان کو انفرادی طور پر بھی اپنی کوششوں کو تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ ماریں بھی پڑتی ہیں، مخالفتیں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے حکمت سے اپنی تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو اور آپ کی دعوت کو اور آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ بیشک یہ وعدہ ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کر بھی رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ کرے گا لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کو بھی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور تبلیغ کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تبلیغ کیا کرتے تھے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کے وعدوں سے بھرپور حصہ لینے کے لئے بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ وعدے بیشک اللہ تعالیٰ کے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کرنے کے لئے ان لوگوں پر جنہوں نے نبی کے ساتھ عہد بیعت کیا ہوتا ہے، یہ ذمہ داری بھی ڈالی ہے کہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

سوال اسی ضمن میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوری دُنیا کے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس بات کو دنیا کے باقی ممالک کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام کو کرنے اور اسے وسعت دینے کی ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ یہ قرآن شریف کا بھی حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا تھا۔ لیکن ہمیں اس کے لئے ہر جگہ، ہر ملک میں مضبوط پلاننگ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اس سے اس کام کو مزید وسعت دی جا سکے۔ اور پھر تبلیغ کے ساتھ ان لوگوں کو سنبھالنا بھی ایک بہت بڑا کام ہے جو بیعتیں کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ بعض جگہ تبلیغ تو ہو جاتی ہے، لوگ شامل بھی ہو جاتے ہیں لیکن پھر سنبھالے نہیں جاتے اور یوں بہت سے آئے ہوئے پھر ضائع ہو جاتے ہیں۔

سوال نومبائعین کو سنبھالنے کے ضمن میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرکز کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہندوستان میں زیادہ تر دیہاتی لوگ، غریب لوگ احمدیت کو قبول کرتے ہیں اور جب مخالفین کی یورش ہوتی ہے تو بعض کمزور ایمان والے خوف سے کمزوری بھی دکھا دیتے ہیں۔ اگر وہاں ہماری انتظامیہ، کام کرنے والے، منصوبہ بندی کرنے والے جس طرح تبلیغ کے کاموں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ علاوہ اصلاح و ارشاد کی مختلف نظارتوں کے ان کا ایک شعبہ وہاں نور الاسلام بھی کام کر رہا ہے جس کے مختلف ذرائع ہیں، فون کے ذریعہ سے اور دوسرے اخباروں کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح وقف جدید کی تبلیغ کی نظامت ہے ان کے ذریعہ سے بھی کام ہو رہا ہے۔ ان کو ایسی جگہوں پر جہاں مخالفین پہنچ کر نومبائعین کو، نئے احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں جا کر ان نومبائعین کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ ضلعی اور مرکزی نمائندے کو فوراً وہاں پہنچنا چاہئے جہاں سے بھی اطلاع ملے کہ یہاں کسی بھی قسم کی کسی احمدی کو تکلیف ملی ہے چاہے وہ چھوٹا سا گاؤں ہی ہو۔

سوال خواجہ کمال الدین صاحب کے لیکچر کی شہرت کی کیا وجہ تھی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ کمال الدین صاحب کی کامیابی کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کر کے ایک لیکچر تیار کرتے تھے۔ پھر قادیان آ کر کچھ حضرت خلیفہ اول سے پوچھتے اور کچھ دوسرے لوگوں سے اور اس طرح ایک لیکچر مکمل کر لیتے۔ پھر اسے لے کر ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کرتے اور خوب کامیاب ہوتے۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر بارہ لیکچر آدمی کے پاس تیار ہو جائیں تو اس کی غیر معمولی شہرت ہو سکتی ہے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خواجہ صاحب نے ابھی سات لیکچر تیار کئے تھے کہ ولایت چلے گئے۔ لیکن وہ ان سات لیکچروں سے ہی بہت مقبول ہو چکے تھے۔‘‘ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک لیکچر بھی اچھی طرح تیار کر لیا جائے تو چونکہ وہ خوب یاد ہوتا ہے اسلئے لوگوں پر اس کا اچھا اثر ہو سکتا ہے۔‘‘

سوال اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پہلی چیز تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں جن کو پڑھنا ضروری ہے۔ پھر اس کو سمجھنا اور آگے اس سے لے کر لیکچر تیار کرنا۔ یہ رہنما اصول مبلغین کیلئے بھی ہے اور داعیین الی اللہ کیلئے بھی اور ان لوگوں کیلئے بھی جو علمی نشستوں میں جاتے ہیں۔ اگر لیکچر اس طرح تیار کیا گیا ہو تو بڑے بڑے پروفیسر اور بعض نام نہاد دین کے عالم اور بعض ایسے لوگ جو دین پر اعتراض بھی کرتے ہیں وہ بھی متأثر ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : جماعت کے پاس تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیا ہوا علم کلام اتنا ہے کہ اگر اچھی طرح تیاری ہو تو کسی کا بھی منہ بند کیا جا سکتا ہے۔ ان کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی ہمارے لئے ضروری ہے تا کہ ہمارا دینی علم بھی بڑھے اور اسکے ساتھ ہی ان کتب کی وجہ سے ہماری روحانیت میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

سوال پرانے لوگوں میں تبلیغ کا کس قدر جوش ہوتا تھا اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے کیا واقعہ سنایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے فرمایا کہ میرے دوستوں میں سے ایک چوہدری فتح محمد صاحب سیال بھی تھے۔ انکی لڑکی چوہدری عبداللہ خان صاحب سے بیاہی ہوئی تھی۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب، چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں ایک دفعہ چوہدری عبداللہ خان صاحب کی بیوی مجھے کہنے لگی کہ ابّا جی کو (یعنی چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو) جب آپ نے ناظر اعلیٰ بنا دیا تو وہ گھر میں بڑا افسوس کیا کرتے تھے کہ ہم نے تو اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا اور انہوں نے ہمیں کرسیوں پر لا کر بٹھا دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : پس اس میں یہ سبق بھی ہے کہ پرانے زمانے کے لوگوں کو تبلیغ کا کتنا شوق تھا اور اس کو دفتروں میں تعیناتی پر وہ ترجیح دیا کرتے تھے۔ آجکل یہاں بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں مرکز میں لگا دیا جائے۔

سوال احبابِ جماعت اور مبلغین، ہر دو کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتوں کو جس طرح مربیان اور مبلغین کو دیکھنا چاہئے وہ اس طرح بعض جگہ پر نہیں دیکھے جاتے۔ یعنی افراد جماعت جو ہیں اپنے مربیان اور مبلغین کا اس طرح خیال، لحاظ نہیں رکھتے جس طرح رکھنا چاہئے۔ اور اس بارے میں اب بھی بعض جگہ سے شکایتیں آتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی مَیں کہوں گا کہ مربیان اور مبلغین پر بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کو جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کبھی کسی فرد جماعت کو ان کے متعلق کسی قسم کی غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو۔

سوال ہنسی مذاق کے تعلق سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے فرمایا: دیکھو ہنسی اور مذاق کرنا جائز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مذاق کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مذاق کرتے تھے۔ ہم بھی مذاق کر لیتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم مذاق نہیں کرتے۔ ہم سو دفعہ مذاق کرتے ہیں لیکن اپنے بچوں سے کرتے ہیں، اپنی بیویوں سے کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح نہیں کہ اس میں کسی کی تحقیر کا رنگ ہو۔ اگر منہ سے ایسا کلمہ نکل جائے جس میں تحقیر کا رنگ پایا جاتا ہو تو ہم استغفار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ میں تمہیں ہنسی سے نہیں روکتا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہنسی میں اس حد تک نہ بڑھو جس میں جماعت کی بدنامی ہو۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن (برطانیہ) سے روانگی اور فرنکفرٹ (جرمنی) میں ورود مسعود

مورخہ 27 اگست 2016 (بروز ہفتہ)

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover برطانیہ کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر بذریعہ Ferries اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

ڈوور سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور چینل ٹنل آتی ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اسی سرنگ کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر کالائس تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب وکالت تبشیر یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص اور مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی خدام کی سکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد بارہ بج کر دس منٹ پر چینل ٹنل پہنچے۔ بعد ازاں امیگریشن اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔

بارہ بج کر پچاس منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل تھی اور اس کے اندر ایک وقت میں ایک سو اسّی کاریں مع مسافر بورڈ کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر بورڈ ہوئیں۔ ٹرین اپنے مقررہ وقت کے مطابق ایک بج کر پانچ منٹ پر ایک سو چالیس کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر کالائس کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی اکتیس میل ہے اور اس میں سے چوبیس میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے اس سرنگ کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی دو سو پچاس فٹ نیچے ہے۔ اب تک کسی سمندر کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین فرانس کے مقامی وقت کے مطابق دو بج کر پینتیس منٹ پر فرانس کے شہر کالائس پہنچی۔ فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

ٹرین کے رکنے کے قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹر وے پر سفر شروع ہوا۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں جماعت جرمنی سے آئے ہوئے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔ جرمنی سے مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب جنرل سیکرٹری وافسر جلسہ سالانہ جرمنی، مکرم یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب، مکرم عبداللہ سپرا صاحب اور مکرم حماد احمد صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ جرمنی، اپنے خدام کی سکیورٹی ٹیم کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ یہاں پہنچنے کے بعد بغیر رُکے سفر آگے جاری رہا۔ جرمنی سے آنے والی تین گاڑیوں میں سے ایک گاڑی نے قافلہ کو اسکارٹ کیا اور باقی خدام کی دو گاڑیاں قافلہ کے پیچھے تھیں۔

یہاں کالائس سے پچپن کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیئم میں داخل ہوئے۔ اور مزید دو سو اٹھہتّر کلومیٹر کا سفر بیلجیئم میں طے کرنے کے بعد پانچ بج کر پچیس منٹ پر بیلجیئم کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں بارڈر سے دس منٹ کی مسافت پر جرمنی کا آخن شہر آباد ہے۔

پروگرام کے مطابق بارڈر کراس کرنے کے بعد موٹر وے پر ہی ایک ریسٹورنٹ میں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدام کی ایک ٹیم ان امور کی تکمیل کے لئے پہلے سے یہاں پہنچی ہوئی تھی۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی اور جرمنی سے آنے والے وفد کے دیگر ممبران نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی سے کچھ دیر کے لئے گفتگو فرمائی۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے ریسٹورنٹ کے ایک علیحدہ ہال میں انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد یہاں سے چھ بج کر پینتیس منٹ پر فرنکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے فرنکفرٹ کا فاصلہ 360 کلو میٹر ہے۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ساڑھے آٹھ بجے جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے تو فرنکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں اور جرمنی کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُر جوش استقبال کیا۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب بڑے پُر جوش انداز میں اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس، مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔

مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ اور مکرم محمد اشرف ضیا صاحب مبلغ سلسلہ فرنکفرٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے والے یہ احباب فرنکفرٹ شہر کے مختلف حلقوں کے علاوہ Gross Gerau, Wiesbaden, Bad Hamburg, Maintounus, Isar, Munchen, Friedberg, Badvilbel, Koln, Koblenz کی جماعتوں سے آئے تھے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے یہ لوگ بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔ کوبلنز سے آنے والے 130 کلومیٹر، کولون سے آنے والے 200 کلومیٹر، میونخ سے آنے والے 405 کلومیٹر اور Isar سے آنے والے احباب 450 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دورویہ کھڑے اپنے عشّاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کیلئے جرمنی کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد وخواتین پہنچے تھے اور جن کی تعداد سات صد کے لگ بھگ تھی ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز مغرب وعشاء ادا کرنے کی سعادت پائی۔

ان میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو دوران سال پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس خوش نصیبی پر بیحد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو ان کو ایک آب حیات عطا کر رہے تھے۔ انکی برسوں کی تشنگی اپنے پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی تھی اور یہ انتہائی مبارک لمحات ان کی زندگیوں میں پہلی بار آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور یہ برکتیں اور یہ انعامات ہم سب کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین ......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، حیدرآباد

مکرم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب

اوّلین انچارج تحریکِ جدید، سابق وکیل الدیوان تحریکِ جدید سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعودؓ

کی یاد میں

(کلیم اللہ خان ابن پروفیسر حبیب اللہ خان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صدہا الہامات وکشوف ورؤیا میں تائیداتِ الٰہی اوراحکاماتِ خداوندی، مثلاً فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔ یعنی جو حکم کیا جاتا ہے اس کو کھول کر سنا اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ (تذکرہ، الہام سن 1883 نمبر 111، صفحہ 80، طبع دوم) کے تحت جب اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ہر طرف سے تکفیر کے طوفان اٹھے اور طومار باندھے گئے مگر آپؑ کی مساعی جاری و ساری رہیں۔

اور پھر يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے (تذکرہ، الہام سن 1882 نمبر 69، صفحہ 50، طبع دوم) کے تحت ایسی سعید روحیں آپ کے حلقۂ اطاعت و بیعت میں آنے لگیں جن میں حق شناسی کے جوہر قادر وتوانا نے ودیعت کرر کھے تھے، جنہوں نے اپنا تن من دھن نچھاور کیا اور آپ کے قدموں میں براجمان ہوئے، اور آپ کی قوتِ قدسی سے فیضیاب ہو کر طول وعرض میں حق کا پرچار کیا اور آپ کے ارشادات کی عملی تصویر بن کر خواص وعام کی رہنمائی کا موجب بنے۔

مہدی دوراں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت حقہ کے دور میں جوں جوں اعلائے کلمۃ اللہ کا کام بڑھتا چلا گیا توں توں داعین الیٰ اللہ اور منتظمین کی ضرورت بھی بڑھتی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی فراست وبصیرت نے جب (7؍دسمبر 1917) کو ’’وقف زندگی‘‘ کی تحریک شروع کی تو پھر سے انہیں خدائی وعدوں: حماك الله۔ خدا تیری حمایت کرے گا۔ اور نصرك الله۔ خدا تجھ کو مدد دے گا۔ (تذکرہ، الہام سن 1883 نمبر 113، صفحہ 90، طبع دوم) کے نظارے بڑی شان سے پورے ہوتے نظر آئے اور بفضلِ اللہ تعالیٰ ان نظاروں کی آب وتاب اور آن بان ہر لحظہ بڑھتی جارہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

امام آخرالزمان کے پیروکاروں میں واقفینِ زندگی کا ایک منفرد مقام ہے بےلوث وبےنفس، بےریا وبےنیاز لوگ ہیں یہ، طاعت ورفاقت کے خوگر علم وعمل کے پیکر، رشدوہدایت کے زینے، کردارواطوار کے نمونے، کچھ نمایاں ہوئے تو کچھ پسِ پردہ رہے، سب اپنی اپنی توفیق کے حساب سے خدمت دین میں زندگیاں وار کر آسمانِ احمدیت میں ٹِک گئے۔ ایسے ہی ایک خادمِ دین مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب تھے جن کا ذکرِ خیر آج مقصود ہے۔

مولوی انور صاحب کی شخصیت:

مولوی انور صاحب کو قدرت نے مردانہ حسن کے ساتھ تقویٰ کا حسن بھی عطا کیا۔ حسن کارکردگی بھی اور حسن تکلم بھی، ذہانت بھی اور فراست بھی، شرافت بھی اور لطافت بھی۔ اچھا قد اور مضبوط جسم، چال میں وقار تو بات میں اختصار، نہ جھول نہ ابہام، لباس صاف ستھرا، سر پہ کلفدار پگڑی، ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھرتی ہوئی ایک نڈر اور صاف گو انسان، دین کا شیدائی، امام کا فدائی، طاعت و خدمت میں مستعد اور چاق وچوبند۔

آپ سے ملاقات:

مولوی انور صاحب سے ملاقات اور بات چیت کا سبب یوں بنا کہ سن 1955 کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کیلئے حیدرآباد دکن، انڈیا سے حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب مع اہل وعیال تشریف لائے اور آپ کے قیام وطعام کا انتظام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ (حرم حضرت مصلح موعودؓ) کے ہاں تھا۔

(اصحاب احمد، جلد 9، صفحہ 92، بدر 7؍جنوری 1956، صفحہ 3۔5)

میری والدہ گلبانو بیگم صاحبہ نے (جو سیٹھ صاحب کی نسبتی ہمشیرہ تھیں) مجھے اور میرے بھائی کریم اللہ ناصر کو بھیجا کہ بذاتِ خود مل کر سیٹھ صاحب کو اپنے گھر مدعو کریں کیونکہ والد محترم مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب جلسہ کی ڈیوٹی میں انتہائی مصروف تھے۔ ہم دونوں بھائی نکلے، شائدزیادہ ہی جلدی قصرِ خلافت پہنچ گئے۔ محترم انور صاحب کو تنِ تنہا کام میں منہمک پایا جو اس وقت غالباً پچاس کے لگ بھگ ہوں گے اور ہم سترہ اٹھارہ کے کم علم۔ جاتے ہی کئی سوالوں کے جواب فی البدیہ دینے پڑے۔ پھر فرمایا کہ اتنی صبح ملاقات ممکن نہ ہوگی اسلئے ایک آدھ گھنٹے بعد آئیں۔ اس پر ہم نے واپس گھر جا کر پھر آنے کی بجائے وہیں بیٹھ رہنے کی اجازت طلب کی، جو مل گئی۔ پھر کیا تھا بات سے بات نکلتی گئی اور ہماری قلعی کھلتی گئی۔ ہم گم سم بیٹھے آپ کی باتیں سنتے رہے۔ آپ نے ہماری کم علمی اور ناواقفیت کی چھوٹ دیتے ہوئے بات کا رخ بدل کر قادیان میں ہمارے دادا جان حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر (برادر اکبر علی برادران) کے متعلق بےتہاشہ باتیں بتائیں۔

مثلاً ان کا قادیان آنا، 1924 میں حضرت مصلح موعودؓ کے سفرلندن میں ہمرکاب ہونا، بچوں سے کرکٹ کھیلنا، ان کی شعر وشاعری اور بذلہ سنجی، انکا وقار اور رکھ رکھاؤ اور بچوں سے شفقت اور بزرگوں کی تعظیم وغیرہ اس پیرائے میں بیان کیں کہ ہم دم بخود بگوشِ ہوش سنتے رہے۔ تاریخ احمدیت اور تاریخ آباء کی ورق گردانی کی طرف توجہ دلانے کی یہ انوکھی ترغیب تھی یا رہنمائی کی ترکیب۔ میں نے ان نصائح کو کیسہ میں رکھ لیا۔ سوچتا ہوں ہمارے بزرگوں کا اصلاح کرنے کا انداز بھی کتنا موثر اور پیارا تھا۔

کالجوں کے شہر لاہور کی گہما گہمی سے ربوہ کے پُرسکون وروح پرور ماحول میں میری آمد کے چند ماہ بعد یہ پہلا موقع تھا کہ کسی نے اتنے قریب ہو کر مجھ میں جھانکا ٹٹولا اور میری ایسے رنگ میں رہنمائی کی جس نے میری سوچ کے دھارے بدل دیئے اور اپنے آباء کے نقشِ پا پر چلنے کی سعی کو مہمیز دی۔ گھنٹے سوا گھنٹے بعد محترم سیٹھ صاحب سے (اُس کمرہ میں جہاں حضرت مصلح موعودؓ احباب کو شرفِ ملاقات بخشا کرتے تھے) معانقہ ہوا۔ آپ نہایت شفقت وپیار سے ملے۔ مدعا بیان کیا تو دعوت قبول کی پھر اگلے ہی دن ہمارے غریب خانہ کو رونق بخشی۔ ہم سب کی 1947 کے بعد آپ سے یہ پہلی ملاقات تھی کچھ دیر تک عزیزوں رشتہ داروں کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ والدہ صاحبہ اپنے دو بھائیوں (سیٹھ فاضل کرم علی صاحب اور سیٹھ غلام حسین صاحب) کو یاد کر کے رو پڑیں تو از راہِ شفقت انہیں تسلی دیتے ہوئے اُن کے سر پر ہاتھ پھیرا اور جاتے ہوئے لمبی رقت بھری دعا کروائی اور فرمایا: ’’گلبانو بائی! بچوں کو خوب پڑھاؤ اور سکھاؤ۔‘‘

آپ کا اندازِ رہنمائی:

قادیان دارالامان کے پروردہ ہونے کے ناتے مولوی انور صاحب کا نصیحت کا انداز بھی جداگانہ دیکھا۔ ایک دفعہ ہم چند دوست (سعید بٹ اور نعیم قدسی) باتوں میں مگن مسجد کی جانب جارہے تھے۔ اذان ہو چکی تھی مگر ہم قدرے دور تھے۔ محترمی انور صاحب کا بھی وہاں ذرا فاصلے سے سائیکل پر گزر ہوا، ہمیں یوں جاتے دیکھا تو انہیں غالباً اندازہ ہو گیا کہ اِس سست روی سے یہ نماز میں تاخیر نہ کر دیں تو ہمارے قریب آکر ذرا رُکے اور فرمایا: حَيَّ عَلَى الصَّلَاة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے معنی یاد ہیں نا؟ یہ کہہ کر آگے بڑھ گئے۔ یہ ناصحانہ طرز، یہ اندازِ تربیت کہیں اور ہو تو ہمیں دکھایئے۔

ایک اور موقع ایسا ہوا میں لاریوں کے اڈے کی طرف سے گھر کی جانب اپنے خیالات میں گم بوجھل قدموں جارہا تھا آپ کا اتفاق سے وہیں سے گزر ہوا پہچان اور سلام دعا تو تھی ہی فرمانے لگے میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک بزرگ صحابی حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری صاحب کے پاس دعا کی غرض سے جارہا ہوں تم اُن سے ملے ہو یا نہیں؟ میرا جواب نفی میں پاکر متعجب ہوئے اور ہمدردانہ انداز میں سمجھایا کہ تم بھی ایک ایسے ہی صحابی کے چشم و چراغ ہو تمہیں اِن موجود صحابہ کرام سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے یہ کہہ کر ساتھ لے جا کر حضرت حافظ صاحب سے متعارف کروایا اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا: ایک زمانہ میں ہم نے ایک منظومات کا سلسلہ ’’بیان اہل درد‘‘ شروع کیا اور چند نامی گرامی شعراء کو طبع آزمائی کی دعوت دی جن میں اِن کے دادا جان (یعنی راقم الحروف کے) بھی شامل تھے ہم نے کہا تھا:

مظہرؔ و گوہرؔ کہاں ہیں صادق و بسملؔ کہاں
آج پھر مختارؔ ہے محوِ بیانِ اہلِ درد

(مطبوعہ الفضل قادیان، 1935، حیات حضرت مختار، صفحہ 290)

اس کے جواب میں مولانا گوہرؔ نے کہا تھا:

دعوتِ مختارؔ پر گوہرؔ لبوں پر آ گیا
کچھ بیانِ حال اپنا کچھ بیانِ اہلِ درد

(مطبوعہ الفضل قادیان، 8؍اکتوبر 1935، کلامِ گوہرؔ، صفحہ 157)

اوّل اوّل کی یہ رہنمائی (جبکہ بندہ ابھی ربوہ کے طول وعرض سے بھی اچھی طرح واقف نہ تھا اور ابھی گلی کوچوں کو ناپ رہا تھا) اس کریمانہ سلوک نے ہمیں سیدھا کیا اور مشفق وبزرگ صحابہ کرام، جید علماء سلسلہ اور خیرخواہ اساتذہ کی دعاؤں سے حصہ پایا۔

آپ کی خدماتِ سلسلہ پر طائرانہ نظر:

آپ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی حضرت مولوی عبداللہ بوتالوی صاحب کے گھر 27؍مئی 1908 کو پیدا ہوئے پاکیزہ ماحول میں پروان چڑھے۔ نوجوانی میں ہی زندگی وقف کی۔ پڑھتے پڑھاتے مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد 1930 میں مبلغین کورس سے فارغ ہوئے۔ ابھی اسی کلاس میں تھے کہ آپ کو جامعہ احمدیہ کے سہ ماہی رسالہ کا مینیجر مقرر کیا گیا جو حضرت مولانا میر محمد اسحٰق صاحبؓ پروفیسر جامعہ کی زیرنگرانی میں نکلتا تھا۔ مبلغین کلاس میں آپ کے ساتھیوں میں مولوی چراغ صاحب، مولوی محمد صادق سماٹری صاحب، اور مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر شامل تھے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 5، صفحہ 52۔53 کے درمیان فوٹو)

پھر اسی سال 1930 میں مجلس مشاورت میں فیصلہ کیا گیا کہ اندرون ملک مبلغین کیلئے حلقے مقرر کئے جائیں۔ اِس سے پہلے مبلغین خاص حلقے میں تعینات نہ کئے جاتے تھے بلکہ مرکز جہاں چاہتا انہیں بھجوا دیتا تھا۔ اس فیصلہ کے تحت 1931 میں صوبہ پنجاب کے نو (9) حلقے بنائے گئے۔ مولوی انور صاحب بوتالوی کا ہیڈ کوارٹر دہلی تھا جس میں علاقہ دہلی، رہتک، حصار اور کرنال شامل تھے۔ جہاں آپ کچھ عرصہ تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

(تاریخ احمدیت، جلد 5، صفحہ 309)

حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان پیشگوئی ’’مصلح موعود‘‘ کے مصداق ہونے کی بابت سرزمین ہند یہ تقاضا کرتی تھی کہ اس نشان رحمت وعظمت کو پورے زور سے باآوازِ بلند لوگوں تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ 1944 کے شروع میں چار (4) جلسے (ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی) میں منعقد کئے گئے۔ پہلا جلسہ ہوشیار پور میں 20؍فروری 1944 کو ہوا جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے پُرشوکت خطاب میں فرمایا ’’......پس میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے ...... وہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہے اور اب کوئی نہیں جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو سکے۔‘‘ اسکے بعد سلسلہ کے اٹھارہ (18) اصحاب نے تقریریں کیں جن میں مولوی انور صاحب

(انچارج تحریک جدید) نے بھی مولوی رمضان علی صاحب(ارجنٹائن،جنوبی امریکہ) کی طرف سے تقریر کی۔

(تاریخ احمدیت جلد 8،صفحہ 583۔587)

بحیثیت انچارج تحریکِ جدید:

گوتحریک جدید کا قیام 23؍نومبر 1934 کو حضرت مصلح موعودؓ فرما چکے تھے،مگر جب تحریک جدید کے دفتر کا مستقل صورت میں قیام آخر جنوری 1935 میں ہوا تو آپ کی نظرِ انتخاب مولوی انور صاحب پر پڑی اور آپ انچارج مقرر ہوئے جہاں آپ 1935 سے 1946 تک متعین رہےاور نہایت دلجمعی، خلوص دل اور دیانت و وفا سے سارے کام فرض شناسی سے ادا کرتے رہے۔

مولوی صاحب موصوف نے گیارہ بارہ سال سوائے وکالت مال کے کام کے سارا کام اکیلے کیا۔وہ ابتدائی تنظیم کی حالت تھی۔کام میں تنوع نہ تھالیکن ذمہ داری کا کام تھااور مولوی صاحب نے اپنی استطاعت کے مطابق اچھا نبھایا۔‘‘ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مجلس تحریک جدید نے 12؍مارچ 1951 کواپنی ایک مخصوص قرار داد (ب/267) میں آپ کی خدمات کا اقرار کرتے ہوئے بطور اظہار تشکر اُن کیلئے 75 روپے ماہوار پنشن تاعمر مقرر کی۔

(تاریخ احمدیت،جلد 7،صفحہ 57)

مولوی صاحب خود بیان کرتے ہیں کہ:’’جب جنوری 1935 میں حضرت مصلح موعودؓ نے مجھے انچارج مقرر فرمایا تو اپنے ساتھ کام کرنے کے ضمن میں بعض نہایت قیمتی ارشادات خود فرمائے جو میرے لئے اس سارے عرصہ میں مشعلِ راہ رہے۔یہ چھ (6)ہدایات تھیں۔‘‘اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ’’تم یہ فکر نہ کرو کہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔روپیہ تو اللہ کے فضل سے جس قدر ضرورت ہوگی مہیا ہو جائے گا۔تم یہ بتاؤ کہ اس کو کس کس کام پر خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔جو تجویز بہتر ہوا کرے اُسے پیش کر دیا کرو۔‘‘

(تاریخ احمدیت،جلد 7،صفحہ 58۔57)

مولوی انور صاحب کی معاملہ فہمی،کارکردگی، اخلاص ولگن ہی تھی جس کی وجہ سے حضرت مصلح موعودؓ نے مولوی انور صاحب کو(جبکہ وہ نومبر؍ 1947 تک قادیان میں ہی تھے) پاکستان بلوایااور ارشاد فرمایا کہ تحریک جدید کی رجسٹریشن اور دفاتر کا انتظام کریں۔چنانچہ پاکستان میں تحریک جدید کی رجسٹریشن محترم شیخ بشیر احمد صاحب اور محترم مولوی انور صاحب کی کوششوں سے 19؍جنوری 1948 منظور ہوگئی۔

تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے ابتدائی دس (10) ممبران کی لسٹ میں مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب کا نام بحیثیت انچارج دفتر تحریک جدید سرِ فہرست تھا۔

(تاریخ احمدیت،جلد 7،صفحہ 111۔112)

تحریک جدید انجمن احمدیہ کا مرکزی نظام آٹھ (8)وکالتوں اور تین (3)صیغوں پر مشتمل رہا۔اِن میں مولوی عبد الرحمٰن انور صاحب نے ممبر وکالت دیوان ہونے کے ساتھ ساتھ وکیل التبشیر ثانی برائے عرب ممالک وانڈونیشیا کے فرائض انجام دیئے۔

(تاریخ احمدیت،جلد 7،صفحہ 123۔122)

منتخب واقفین کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں حضرت مصلح موعودؓ اورتحریک جدید کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری کی جاتی رہیں انہیں ’’مطالباتِ تحریک جدید‘‘ کے تحت مولوی انور صاحب نے مرتب کیا۔ (تاریخ احمدیت،جلد 7،صفحہ 90)

جب حکومت مغربی پنجاب نے جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کیلئے اراضی کی منظوری 11؍ جون 1948 کو دے دی تو حضرت مصلح موعودؓ نے کوئٹہ سے فوری بارہ (12) نکات پر مشتمل تفصیلی ہدایات جاری فرمائیں ۔آپ کے ارشاد کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ نے ایک ہنگامی اجلاس بلا کر دس (10) ممبران کی ایک کمیٹی تجویز کی جس کا کام حضور کے ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے آباد کاری سے متعلق تمام امور پر غور وفکر کے بعد اپنی تجاویز پیش کرنا تھا۔اس کمیٹی میں مولوی انور صاحب (وکیل الدیوان) بھی شامل رہے۔

(تاریخ احمدیت،جلد 11،صفحہ 411۔414)

لاہور سے پہلا قافلہ ربوہ کیلئے 19؍ستمبر 1948 کو کچھ خیمے اور شامیانے وغیرہ لے کر نکلا جو چوہدری عبد السلام اختر صاحب اور مولوی محمد صدیق صاحب اور دومزدوروں پر مشتمل تھا۔پھر چونتیس (34) احباب کا دوسرا قافلہ 20؍ستمبر کو چوہدری ظہور احمد صاحب امیر قافلہ کی قیادت میں ربوہ پہنچا ۔ان قافلوں کے علاوہ 20؍ستمبر کو ہی مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب (وکیل الدیوان) بھی تحریک جدید کا ریکارڈ لے کر اس بے آب وگیاہ میدان میں پہنچ گئے۔

(تاریخ احمدیت،جلد 11،صفحہ 423۔428)

جب حضرت مصلح موعودؓ نے ربوہ میں مشترکہ طور پر کام چلانے کے کیلئے 11؍اکتوبر 1948 کو عارضی طور پر صدر انجمن احمدیہ اورتحریک جدید کے ممبروں پر مشتمل ایک ظلّی انجمن قائم فرمائی تو چوہدری عبدالسلام صاحب اختر کو صدر اور مولوی انور صاحب کو سیکریٹری مقرر فرمایا اور ہدایت فرمائی کی روزانہ اجلاس ہوں اور فیصلہ جات مشورہ سے ہوں اور رپورٹ بھی روزانہ آپکی خدمت میں بھجوائی جائے ......اور دوسرے کاموں کے انکے فرائض میں روزانہ پچیس ہزار (25000) کچی اینٹیں تیار کروانا بھی شامل تھا۔(تاریخ احمدیت،جلد 12،صفحہ 61۔46)

پُرسکون دینی گھریلو ماحول:

محترمی انور صاحب کثیر العیال تھے (6 بیٹے اور 4 بیٹیاں) جن میں سے دو جڑواں بیٹے تقسیم ہند سے پہلے پیدائش کے ایک آدھ ماہ بعد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے ۔محدود وسائل کے باوجود بچوں کی جائز ضروریات کا خیال رکھااور شروع سے ہی انہیں کفایت شعاری اور شکر وسپاس کے گُر سکھائے اور صبر و تحمل کے اجر بتائے۔صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور خلافت سے وابستگی کے درس از بر کرائے۔تربیت کو نہ کبھی نظر انداز کیا اور نہ ہی کبھی تعلیم کو پسِ پشت ڈالا۔ ہر جائز کام کی نہ صرف اجازت دی بلکہ نیک کاموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ممد ومعاون ثابت ہوئے۔ مگر بے جالاڈ سے پرہیز کیا۔گھریلو کام کاج کو نہ کبھی عار سمجھا نہ پہلو تہی کی بلکہ بچوں کو بھی ترغیب دیتے رہے۔بچیوں کو سادگی اور قناعت کے زیور سے آراستہ کیا اور نیکی وتقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن کیا۔ اصولوں کی پابندی سکھائی اور خوش خلقی کی حکمت بتائی۔عزیز واقارب اور ہمسایوں سے حسن سلوک اور مروّت و رواداری کے آداب بتائے ۔گھر میں تحمل و بردباری اور پیار و پاکیزگی کے ماحول میں بچوں کو پروان چڑھایا یہی وجہ ہے کہ آپکی تمام اولاد ماشاءاللہ نیک وصالح اور سلسلہ سے والہانہ عشق رکھتی ہے۔

آپ کے بڑے صاحبزادے لطف الرحمٰن (مرحوم) جب (15؍ستمبر سے 24؍ستمبر 1980) حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ساتھ واشنگٹن تشریف لائے تو بیس سال بعد ملاقات نے ان کے ساتھ ربوہ کے خوشگوار ایام رفتہ چند لمحات کیلئے لوٹا دیئے۔

انمول دینی شغف:

دن بھر کی مصروفیات کے بعد اگر چند لمحات فراغت کے مل جائیں تو عموماً لوگ کسی نہ کسی شغل میں مصروف دکھائی دیتے ہیں جو ان کے جسمانی و ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے ۔یہ شوق حیران کن حد تک مختلف الانواع ہیں جن کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ۔حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ’’اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَ قْتُہٗ‘‘ (تو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا)۔(تذکرہ، ایڈیشن دوم،صفحہ 380،نمبر 81،الہام سن 1900) میں یہ اشارہ اور پیغام ہے کہ مسیح موعودؑ کے علاوہ آپ کے متبعین، مخلصین اور فدائین کے تمام تر اوقات بھی اعلیٰ مقاصد کیلئے صرف ہوں گے ۔ایسا ہی ایک دینی شغف مولوی انور صاحب نے یوں اپنائے رکھا کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے اصحاب و انصار سے ملتے اوراُن سے روایات سُن سُن کر ضبط تحریر میں لاتے اور حتی الامکان نایاب فوٹو بھی یکجا کرتے بلکہ خلیفہ وقت کی خاص ہدایات اور علمی معلومات بھی اپنی ڈائری میں منضبط کر لیتے ۔آپ کا یہ سلسلہ کئی دہائیوں پر محیط رہااور ایک انمول ذخیرہ جمع ہو گیا جس سے آنے والے مبلغین ، مصنفین اور مورخین نے بھی خاطر خواہ استفادہ کیااور آنے والی نسلیں بھی فیض پائیں گی۔

’’یہ وہ نیکی ہے جو پتھر سے بھی بھاری نکلے‘‘

(سلیم شاہجہان پوری،شکستِ یاس،صفحہ 240)

مولانا ابو المنیر نورالحق صاحب ، مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ نے تاریخ احمدیت کی جلد 5،مطبع پرنٹ ویل امرتسر طبع 2007 کے پیش لفظ بار اول (جون 1965ء) میں اُن احباب کی لِسٹ شائع کی ہے جو اس لحاظ سے شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے مولف تاریخ احمدیت (مولانا دوست محمد شاہد صاحب) کو اس کتاب کیلئے مواد بھجوایا۔اِن سترہ (17) احباب کی لسٹ میں سرِ فہرست نام مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب کا ہے۔

اسی طرح مولوی انور صاحب کی ڈائیری کے متعلق مصنف ’’تاریخِ احمدیت انصار اللہ‘‘ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب رقمطراز ہیں:’’......میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کا بہت ممنون ہوں کہ انہوں نے انصار اللہ کے دوسرے دور سے متعلق ضروری معلومات فراہم کیں۔میں نے اُن کی ڈائری سے بہت سا فائدہ اٹھایا ہے......‘‘

(تاریخ انصار اللہ، شائع کردہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ،ایڈیشن اول،صفحہ 6،اگست 1978)

محترم انور صاحب کے شوقِ مطالعہ، دینی شغف اور تبحر علمی کا ایک پہلو یوں بھی اُجاگر ہوتا ہے کہ سن 1935 میں سلسلہ احمدیہ کی طرف سے نو (9) نئی کتب شائع ہوئیں۔اُن میں ایک مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کی مرتبہ کتاب ’’حضرت مسیح موعودؑ کے انعامی چیلنج‘‘ شامل تھی۔

(تاریخ احمدیت،جلد 7،صفحہ 284)

اسی طرح ایک مناظرہ میں سلسلہ کی طرف سے آپ کا نمائندہ بن کر شامل ہونا آپ کی علمی استعداد اور تبلیغی جوش کو ظاہر کرتا ہے:’’......سن 1935 میں جو تحریری مناظرہ مہت پور (ضلع ہوشیار پور) میں احمدیوں اور شیعوں کے مابین ہوا (یکم؍اکتوبر سے 4؍اکتوبر) اس میں احمدی مناظر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری تھے اور مناظر اثناء عشریہ جناب مرزا یوسف حسین صاحب تھے ۔اس میں ہر دو طرف سے تین تین نمائندگان شامل تھے ۔احمدیوں کی طرف سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور (انچارج تحریک جدید) ، مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح اور چوہدری

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

کمال الدین صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مہت پور) تھے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 7، صفحہ 338)

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری:

تقسیم ملک تک پرائیویٹ سیکرٹری کو ’’افسرِ ڈاک‘‘ بھی کہا جاتا تھا۔ جلسہ سالانہ پر ’’افسرِ ڈاک‘‘ کا بیج پرائیویٹ سیکرٹری کے بازو پر لگایا جاتا تھا۔

(اصحابِ احمد، جلد 9، حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی، حاشیہ نمبر 70، صفحہ 543، بحوالہ الحکم 14 رفروری 1924 صفحہ 4)

فروری 1920 میں مولوی عبدالرحیم درد صاحب کو جب یہ ذمہ داری سونپی گئی اسی زمانہ سے افسر ڈاک کو پرائیویٹ سیکرٹری کے نام سے موسوم کیا جانے لگا۔ بعد ازاں سات احباب نے یہ ذمہ داری اٹھائی تا آنکہ مولوی انور صاحب 18 رجولائی 1951 سے 2 رفروری 1957 تک اس شعبہ سے منسلک رہے اور خوب حضرت مصلح موعودؓ کی قرابت سے فیض پاتے رہے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 4، صفحہ 137)

قصر خلافت کی تلاشی:

قصر خلافت کی تلاشی کی بابت محترم انور صاحب کا چشم دید بیان تاریخ احمدیت نے ان الفاظ میں محفوظ کیا کہ: ’’1953 (یکم راپریل، ناقل) میں جب D.S.P صاحب (جناب ابرار احمد صاحب، سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع جھنگ) ربوہ قصر خلافت میں آئے اور پولیس کی گارڈ بھی آئی تھی۔ خطرہ تھا کہ کہیں خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو گرفتار کرنے کا منصوبہ نہ ہو۔ انہوں نے آپ سے ملاقات کا کہا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے احتیاطاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو بھی ساتھ ہی بلانے کا فرمایا۔ جب D.S.P صاحب کو جو لدھیانہ کے شہزادہ فیملی سے تعلق رکھتے تھے اوپر بلانا تھا تو اس سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے مجھ سے (میں اس وقت پرائیویٹ سیکرٹری تھا) فرمایا:...... میں تم کو صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ خطرہ ہے کہ یہ لوگ مجھے گرفتار کرنے نہ آئے ہوں اسلئے تم اپنی ذمہ داری کو سمجھنا کہ تم میرے پرائیویٹ سیکرٹری ہو۔ اور صرف اس قدر فرما کر آپ مجھے واپس شرقی جانب کے برآمدہ میں لے آئے اور فرمایا D.S.P. صاحب کو بلالو۔ چنانچہ D.S.P صاحب آئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بھی ہمراہ تھے۔ وہ اندر گئے تو میں سیڑھیوں میں آ گیا اور اندر سے دروازہ بند کر لیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مشرقی برآمدہ میں ان سے ملاقات کی۔ تھوڑا عرصہ کی خاموشی کے بعد جب کچھ خوش گفتاری اور ہنسنے کی آوازیں میرے کانوں میں آئیں تو میرے دل کو کسی حد تک تسلی ہوئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت صاحب کے مکان کی تلاشی لینے آئے تھے۔ D.S.P صاحب تکلف برتتے تھے کہ وہ مجبوراً حکومت کے احکام کی تعمیل میں آ گئے ہیں ورنہ تلاشی کی ضرورت نہیں۔ لیکن حضور نے اُن کو مجبور کیا کہ اگر تلاشی لئے بغیر لکھ دیں گے کہ آپ نے تلاشی لی ہے تو حضور نے فرمایا میں حکومت کو اطلاع دے دوں گا کہ انہوں نے فرضی رپورٹ کی ہے تلاشی نہیں لی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ہمراہی انسپکٹر کو کہا کہ وہ تلاشی لے چنانچہ اس نے تلاشی لی تا کہ اسکی رپورٹ درست ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے 15 راگست 1958 کے خطبہ جمعہ میں اس اہم واقعہ کا ذکر کیا۔ (تاریخ احمدیت، جلد 15، صفحہ 250) اور (نوائے وقت لاہور نے بھی خانہ تلاشی کی خبر بڑے جلی عنوان سے شائع کی، 4 راپریل 1953، صفحہ نمبر 1، کالم 4-5)

خامہ ہائے ظلم سے تحریر جو ہوتے رہے
ہم نے تو اُڑتے ہی دیکھی ایسے فرمانوں کی راکھ

(کلام سیّدہ امتہ القدوس صاحبہ، بحوالہ ’’ہے درازِ دستِ دعا مرا‘‘ صفحہ 254)

احرار کی 1953 کی خونریز ہنگامہ آرائی دم توڑ چکی تھی اور احمدیوں کے زخمی دل مندمل ہو رہے تھے کہ یک لخت 10 رمارچ 1954 کو ایک اور گھاؤ لگا، جس نے ہر احمدی کے دل و دماغ کو مجروح کیا جب شقی القلب ناہنجار حملہ آور (عبدالحمید) نے تعصب و تنگ نظری سے مغلوب ہو کر عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں حضرت مصلح موعودؓ پر چاقو سے قاتلانہ حملہ کیا جس سے آپ کی گردن کے دائیں طرف بہت گہرا زخم آیا۔ حملہ آور تو پکڑا گیا اور حوالہ پولیس کیا گیا۔ آپ کے خون کے چھینٹے مولانا ابوالعطاء صاحب، سید داؤد احمد صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب کے کپڑوں پر بھی پڑے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 16، صفحہ 230) اور (صد سالہ تاریخ احمدیت بطور سوال جواب، صفحہ 362، مطبوعہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی۔ 1989)

قاتلانہ حملہ کے بعد مولوی انور صاحب کا بیان:

’’10 رمارچ 1954 کو جب مسجد مبارک میں حضرت مصلح موعودؓ پر چاقو سے حملہ کیا گیا خاکسار بھی اس وقت مسجد میں تھا...... خاکسار محراب کے غربی جانب کے چبوترے کی طرف آیا اور آپ کو سہارا دیا...... مکرم ابوالعطاء صاحب آپ کے قریب گئے ...... دائیں جانب سے سہارا دیا...... ہم دونوں آپ کو قصر خلافت کے اندر لے گئے...... آپ کے زخم سے چند قطرے چلتے ہوئے میری شلوار پر بھی گرے ...... پھر اُسی وقت آپ نے میرے ذریعہ یہ پیغام مسجد مبارک میں جمع شدہ احباب کے نام دیا کہ قاتل کو جان سے نہ مارا جائے...... یہ تعمیل ارشاد بھی کی۔‘‘

(تاریخ احمدیت، جلد 16، صفحہ 232-233)

سیرت میاں محمد صدیق بانی صاحب میں مولوی انور صاحب کا ایک تاثر نمبر 7 پر یوں درج ہے:

’’گو محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی سے مجھے قریبی تعارف نہ تھا لیکن ان کی مخلصانہ اور مخیرانہ مساعی کی وجہ سے ان سے واقفیت تھی۔ مجھے 1964 میں قادیان جانے کا موقعہ ملا تو مجھے خیال آیا کہ مسجد مبارک کی بیرونی (مشرقی) سیڑھیوں کی چڑھائی سخت ہے۔ اور درویشان قادیان اپنی عمروں کے لحاظ سے ضعف کے مرحلہ پر پہنچ چکے ہیں۔ اگر موٹی نالی دھات کی لگائی جا سکے تو مسجد آتے جاتے وقت چڑھائی اور اترائی میں سہارا کا موجب ہوگی۔ چنانچہ خاکسار کے تحریک کرنے پر محترم میاں صاحب (صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناقل) نے یہ کارِ خیر نہ صرف سر انجام دیا بلکہ مجھے شکریہ کی چٹھی بھی تحریر کی جو ان کی کرم نوازی تھی۔ یہ امر تو معروف ہی ہے کہ تعمیر مسجد اقصیٰ کے لئے جملہ اخراجات کی پیش کش عام اظہار کے بغیر آپ کی طرف سے ہوئی تھی۔‘‘

(تابعین اصحاب احمد، جلد 10، صفحہ 176، مولفہ ملک صلاح الدین۔ 1982)

وفات:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ادوار میں اخلاص و وفا سے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ خدمتِ دین میں گزار کر یہ نیک سیرت و نیک طینت بندہ 30 رجون 1981 کو عالم بالا کو روانہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نماز جنازہ پڑھائی، جس میں سینکڑوں احباب نے شرکت کی۔ بعدہ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی نسل کو بھی احسن رنگ میں خدمات دینیہ کی بجا آوری کی توفیق دے۔

مرنے والے پر خدا کی رحمتیں ہوں تا ابد
رہنے والوں کو مناسب ہے بنیں نقشِ قدم

(کلامِ گوہر، حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر)

......☆......☆......☆......

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ عید الاضحی

آج ہم عید اضحی منا رہے ہیں، یعنی ایسی عید جو قربانیوں کی عید ہے

جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی تو ان کی نسل میں سے پیدا ہونے والے عظیم نبی نے ذبح عظیم کا وہ عظیم اُسوہ قائم فرمایا اور اُسوہ قائم فرما کر اپنے ماننے والوں کی قربانیوں کے بھی وہ معیار قائم فرما دیئے کہ جس نے انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا اعزاز خدا تعالیٰ کی طرف سے بخشوا دیا

اِس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ احمدی ہے جس نے دنیا میں انقلاب پیدا کرنا ہے

جس نے دنیا کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں لا کر ڈالنا ہے۔ نرمی، پیار، صبر اور دعا سے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے

وہ وفا اور صبر اور قربانی کے معیار جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اسماعیلؑ نے قائم کئے تھے، اُن کی انتہا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوئی

آج مسیح محمدی کے غلاموں کا بھی یہی کام ہے کہ صبر و وفا کے پیکر بنتے چلے جائیں۔ اس سال جو سو کے قریب قربانیاں عشق و وفا کے کھیتوں کو سینچنے کیلئے مسیح محمدی کے غلاموں نے دی ہیں یہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہم عشق و وفا کے میدان میں کبھی پیچھے ہٹنے والے نہیں

یہ عید ان قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کے عہد کی تجدید کی عید ہے

خطبہ عید الاضحی سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 نومبر 2010ء بمطابق 17 نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّيْ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔ قَالَ يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰإِبْرٰهِيْمُ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ۔ (الصّٰفّٰت: 103 تا 109)

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا، اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں، مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر، تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا اے میرے باپ وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا، تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبح عظیم کے بدلے اسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

آج ہم عید اضحی منا رہے ہیں۔ یعنی ایسی عید جو قربانیوں کی عید ہے۔ اس قربانی کی یاد میں عید ہے جو آج سے چار ہزار سال پہلے قربانی کے نئے معیار قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے دو برگزیدوں نے اپنی طرف سے پیش کر دی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُس وقت ایک گردن کے خدا تعالیٰ کی راہ میں کاٹنے اور کٹنے کو اس لئے روک کر صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا، یعنی تُو نے اپنی خواب پوری کر دی اور گویا گردن کٹوانے کی قربانی قبول ہو گئی، کا اعلان فرمایا تھا کہ اس ایک گردن کٹنے کی بجائے اللہ تعالیٰ ذبح عظیم کی مثال قائم کرنا چاہتا ہے۔ ایسی ذبح عظیم جس کا معیار ایک گردن کٹوانے سے بہت بلند ہونے جا رہا تھا۔ جب وہ عظیم نبی پیدا ہونا تھا، جس نے نہ صرف خود خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر وقت اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے تیار اور مستعد رہنا تھا بلکہ اپنے ماننے والوں میں بھی وہ روح پھونکنے والا تھا جو ہر لحہ قربانیوں کے نئے سے نئے معیار قائم کرنے والے بنتے چلے جانے والوں کی روح تھی۔ اور پھر چشمِ فلک نے دیکھا کہ قربانیوں کے عجیب رنگ قائم ہوتے چلے گئے۔ معیارِ قربانی کی عجیب مثالوں کے نمونے ابھرنے لگے۔ ان قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ یہ سوچ رکھتے تھے کہ ہمارا پیارا خدا ہمارے اس عمل سے راضی ہو۔ اگر صبر اور حوصلے کی قربانی دینی ہے تو یہ لوگ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر لحہ تیار تھے۔ اگر مال کی قربانی کا وقت آیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ ایک دوسرے سے بڑھ کر تیار تھے۔ اگر جان کی قربانی کا وقت آیا تو ایسے نمونے قائم ہوئے کہ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ ان کی جان کی قربانی کے شوق کو دیکھ کر، اس حالت شوق کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک جگہ یوں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ (التوبۃ: 92) اور ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ وہ کچھ نہیں رکھتے جسے وہ خرچ کریں۔

یہ خرچ صرف مال کا خرچ نہیں ہے بلکہ اللہ کی راہ میں جب جہاد کے لئے کہا گیا تو اس وقت یہ حالت تھی۔ سفر لمبا تھا تو سواری کی ضرورت تھی جو ان لوگوں کو میسر نہیں تھی۔ غریب لوگ تھے۔ بلکہ ان کی غربت کی یہ حالت تھی کہ ان کے پاؤں میں جوتی بھی نہیں تھی۔ اور بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کا یہ مطالبہ تھا کہ ہمیں جوتی ہی مل جائے تو ہم بھی اس لمبے سفر میں پیدل ہی ساتھ چل پڑیں، سفر میں شامل ہو جائیں۔ ہمیں سواری کے لئے گھوڑا نہیں چاہئے، ہمیں اونٹ نہیں چاہئے، ہم تو صرف اتنا مطالبہ کرتے ہیں کہ جوتی ہی مل جائے تو ہم سفر میں ساتھ شامل ہو جائیں۔ (الدر المنثور فی التفسیر بالماثور جلد 4 صفحہ 240 زیر آیت وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ إِذَا مَآ أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ (التوبۃ: 92) دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء) لیکن اس ابتدائی زمانے میں اتنی بھی توفیق نہیں تھی کہ تمام صحابہ کو، ایسے غریب صحابہ کو جوتیاں ہی میسر کر دی جاتیں جو اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے بے چین تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ یقیناً وہ مومن تھے جو قربانی کا شوق رکھنے والے ہیں۔ جب ان کو یہ انکار ہوا کہ جماعتی طور پر ہم تمہارے لئے نہ ہی جوتیاں میسر کر سکتے ہیں۔ کسی قسم کی سواری کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ خود اگر انتظام کر سکتے ہو تو کر لو۔ اس پر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ کاش ہم اس قابل ہوتے تو ہم بھی یہ ثابت کرتے کہ ہم بھی کسی قسم کی قربانی سے ڈرنے والے نہیں۔ یہ مال اور جان خدا کا ہے۔ ہم تو اسے قربان کرنے کے لئے ہر وقت بے چین ہیں۔ اور پھر موقع ملنے پر ان لوگوں نے ثابت کر دیا کہ وہ غلط نہیں تھے، وہ بہانے بنانے والے نہیں تھے۔ پس قربانی کرنے کی خواہشات اور عمل نے ہی ان کو وہ مقام دلوایا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سند سے نوازا کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ، اللہ ان سے راضی ہوا۔ پس جب حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی تو ان کی نسل میں سے پیدا ہونے والے عظیم نبی نے ذبح عظیم کا وہ عظیم اسوہ قائم فرمایا اور اسوہ قائم فرما کر اپنے ماننے والوں کی قربانیوں کے بھی وہ معیار قائم فرما دیئے کہ جس نے انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا اعزاز خدا تعالیٰ کی طرف سے بخشوا دیا۔ پس یہ عشق و وفا کے کھیت ہیں جو قربانیوں کے معیار قائم کرتے ہوئے پنپتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کے بدلے دنیاوی ساز و سامان بھی پھر بعد میں مہیا فرما دیئے۔ ملک بھی عطا فرما دیئے، حکومتیں بھی عطا فرما دیں۔ آج اگر ہم دیکھیں تو بے شک بعض مسلمان حکومتوں کے پاس دنیاوی دولت تو ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا کا وہ مقام نظر نہیں آتا جس سے خدا تعالیٰ کی قربت کا پتا چلے۔ پھر دولت ہوتے ہوئے بھی غیر مسلم حکومتوں کے اشارے پر چلتے ہیں۔ وہ مسلمان جنہوں نے اپنی قربانیوں کے پھل کھاتے ہوئے دنیا کو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنا دیا تھا، جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا یورپ تک میں لہرایا، جب قربانی کے معیار کو بھول گئے تو بعض ملکوں سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ جب اسلام کی تبلیغ کے بجائے لالچوں نے دل میں راہ پالی تو حکومتیں بھی کمزور ہو گئیں اور عزت بھی گئی۔ آخر سب کچھ ہاتھ سے دھونا پڑا۔ اور آج مسلمان ملکوں میں وہ عزت اور وقار قائم نہیں۔ آج اگر ردّ عمل کے طور پر مسلمانوں میں سے کوئی طاقت ابھرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو اپنے زعم میں اسلامی نظام رائج کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ایسے غیر تربیت یافتہ لوگوں کی ہے جو اسلام کا نام روشن کرنے کی بجائے اپنی متشددانہ سوچ کی وجہ سے غیر مسلم دنیا میں اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں اور اپنے معصوم مسلمانوں کو ظالمانہ طریق پر قتل و غارت اور لوٹ مار کر کے ختم کر رہے ہیں۔ پس مسلمان حکومتوں کو اور علماء کو بھی اپنی سوچوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس حج کے موقع پر مفتی اعظم سعودی عرب نے اپنے خطبے میں بالکل سچ کہا ہے کہ عدل نہ ہونے سے بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اگر مسلمان حکمران عوام کے حقوق کا خیال نہ رکھیں گے تو یہ بگاڑ پیدا ہوگا۔ انہوں نے بالکل

صحیح کہا ہے کہ مسلمانوں کا خون بہایا جا رہا ہے اور اسلام میں دہشتگردی کی کوئی گنجائش نہیں۔ وہ یہ بھی صحیح فرماتے ہیں کہ دوسری قومیں مسلمانوں کو لڑانا چاہتی ہیں۔ وہ یہ بھی صحیح کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتفاق کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ بھی اور دوسرے مسلمان علماء اور لیڈر بھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ اسلام کی حقیقی روح قائم کرنے کے لئے اس زمانے میں جس شخص کو خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اس کے آگے سرِ تسلیم خم کردیں اور سرِ تسلیم خم کر کے مسلمان اپنی عزت بحال کریں، مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع ہو کر اُمّت واحدہ کا نظارہ پیش کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مطیع بن کر قربانیوں کے معیار قائم کریں۔ مسیح محمدی کے ساتھ جُڑ کر اپنے روحانی معیار بلند کریں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنیں۔ پس آج اگر اس تسلسل کو جاری رکھنا ہے جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قربانیوں سے شروع ہو کر اس ذبحِ عظیم کے مقام تک پہنچا جو ہر قسم کی قربانیوں کے معیار قائم کر گیا۔ تو پھر اس عظیم نبی کی پیشگوئی کے مُصدّق بنتے ہوئے مسیح و مہدی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے منسلک ہونا بھی ضروری ہے۔ اور اگر مسلمان ایک ہو کر زمانے کے امام کی مخالفت کرنے کی بجائے اس کے ہاتھ مضبوط کرنے والے بن جائیں تو پھر وہ دنیا کو وہ نظارہ دکھانے والے بن جائیں گے جب مسلمانوں کی کھوئی ہوئی ساکھ دنیا کو دوبارہ نظر آئے گی، انشاءاللہ۔

آج نہ کسی مفتی اور عالم کا وعظ مسلمانوں کو ایک کرنے کے کام آ سکتا ہے، نہ کسی بادشاہ کی تیل کی دولت مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر سکتی ہے اور نہ ہی متشددانہ نظام قائم کر کے قرونِ اولیٰ کی قربانیوں کے معیار قائم کئے جا سکتے ہیں۔ ہاں چند دن چند لوگ وعظ کی تعریف کر کے اس پر عمل کرنے کی ضرورت پر ضرور زور دیں گے۔ دولت سے اسلام کے نام پر بادشاہ اور حکومتیں اپنے مفادات ضرور حاصل کر سکتی ہیں۔ شدت پسند تنظیمیں غریب اور بھوک اور افلاس سے مارے ہوئے خاندانوں کے بچوں کو مذہب کے نام پر غلط طور پر استعمال کر کے اور ان کی brainwashing کر کے خودکش حملوں کے لئے قربانی کے نام پر ضرور استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ان brainwash کئے ہوئے بچوں کو جب اس کیفیت سے باہر لایا جاتا ہے تو پھر وہ جان بچانے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ گویا کہ یہ ان کے دل کی آواز نہیں۔ اور ایسے کئی لڑکے سامنے آ چکے ہیں جن کو پولیس نے پکڑا تو انہوں نے بیان دیئے، جب ان کو تحفظ دیا گیا تو وہ اس قربانی سے پھر گئے۔ پس جب یہ لوگ یہ بچے ہوش و حواس میں آتے ہیں تو ان کی سوچیں بدل جاتی ہیں۔ اور اب جائزہ لیں تو اکثر خودکش حملے کرنے والے وہ بچے بھی ہیں جن کی اپنی سوچیں نہیں ہیں۔ کسی mature سوچ والے کو آپ کبھی عموماً خودکش حملوں میں ملوث نہیں دیکھیں گے۔ ہوش و حواس کی قربانی تو ان دو بچوں معوّذ اور معاذ کی تھی جنہوں نے چیتے کی طرح دشمن کے دل میں پہنچ کر ابوجہل کو واصلِ جہنّم کیا تھا۔ لیکن وہ جان کے نذرانے پیش کرنے والے اپنے دین کو بچانے کے لئے، دشمن کے حملوں کا جواب دینے کے لئے میدانِ جنگ میں جاتے تھے۔ ورنہ تو صبر و رضا کے ساتھ تکلیفوں کو برداشت کرنے کا دور کوئی تھوڑے عرصے کا دَور نہیں تھا۔ لیکن آج کونسی اسلامی جنگیں ہو رہی ہیں جن میں اسلام کے دفاع کے لئے یہ حملے کرتے ہیں۔ اور پھر حملے بھی اپنے ہی مسلمان ملکوں کے رہنے والوں پر اور ملکی قانون کی پامالی کرتے ہوئے۔ پس یہ نام نہاد قربانیاں خدا کے ہاں مقبول ہونے والی قربانیاں نہیں ہیں۔ مفتی اعظم سعودی عرب نے ٹھیک فرمایا ہے کہ ہمیں اپنی حالتیں بدلنے کی ضرورت ہے۔ کاش کہ وہ یہ بھی فرما دیتے کہ ان حالتوں کے بدلنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے کسی فرستادے کو تلاش کرو۔ اور زمینی اور آسمانی نشانات کو دیکھتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیتے کہ گو نشانیاں تو ظاہر ہیں اور ہو رہی ہیں لیکن ہمیں دعویٰ کرنے والے پر کچھ تحفظات ہیں۔ آؤ اس حج کے دوران خصوصاً جو حج کرنے والے ہیں اور مسلمان اُمّت عموماً یہ دعا کرے کہ اے خدا! اگر یہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے تو ہمیں حق سے محروم نہ کریو۔ ہماری رہنمائی فرما تا کہ ہم تیرے پیغام کو جو تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دیا ہے قبول کر کے تیری رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔ اگر سچے دل سے اور نیک نیتی سے یہ دعا کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور اس مسیح و مہدی کی بیعت میں آ کر جہاد کے اسلوب بھی ان کو پتا چلیں گے۔ اور قربانیوں کے معیاروں کا بھی اِدراک پیدا ہوگا۔ اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ احمدی کا بھی پتا چلے گا۔ کیونکہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ احمدی ہے جس نے دنیا میں انقلاب پیدا کرنا ہے۔ جس نے دنیا کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں لا کر ڈالنا ہے۔ نرمی، پیار، صبر اور دعا سے دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

پس آج یہ خدا تعالیٰ کی تقدیرِ مبرم ہے کہ زمانے کے امام اور مسیح محمدی اور اس کے غلاموں نے یہ کام سرانجام دینا ہے۔ اور صبر، دعا اور قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے، قربانی کے معیار قائم کرتے ہوئے اس کام کو سرانجام دینا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس صبر، دعا اور قربانی کے معیار ہمیں دکھاتی ہے۔ قربانی کا معیار خودکش حملوں سے اپنے آپ کو اُڑا دینے سے قائم نہیں ہوتا۔ یا دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے خودکُش حملوں کو فدائی حملوں کا نام دینے سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ قربانی کا معیار اس صبر و رضا اور اطاعت سے حاصل ہوتا ہے جو خدا کا بھیجا ہوا اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھتا ہے۔ جو پیغام سامنے رکھتا ہے اسکی اطاعت کرنے میں ہوتا ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یَضَعُ الْحَرْبَ کی تلقین مسیح و مہدی کے زمانے کے لئے امّت کو فرما دی تو ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔

(صحیح البخاری کتاب حدیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی 1961ء)

پس آج احمدی ہیں جو گزشتہ ایک سو بیس سال سے جان، مال، وقت اور عزت کے نذرانے پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کبھی جان کی اس قربانی کو نہیں بھلا سکتی جو صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں دی۔ باوجود کئی قسم کے لالچوں اور کئی دن کی سوچ و بچار کا موقع ملنے کے آپ نے انتہائی صبر و رضا کے ساتھ ظالموں کی پتھروں کی بارش میں اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہوئے جان کی قربانی دے دی۔ جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یقینِ کامل کا نمونہ شہزادہ مولوی عبداللطیف شہید نے دکھا دیا۔ جان دینے سے بڑھ کر کوئی امر نہیں۔ اور ایسی استقامت سے جان دینا صاف بتلا رہا ہے کہ انہوں نے مجھے آسمان سے اترتے دیکھ لیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں۔ ’’شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور دراصل میری جماعت ایک بڑے نمونے کی محتاج تھی‘‘۔ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 58-57) پس امامِ وقت نے جس کی قربانی کو ایک نمونہ قرار دے دیا وہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سے تو کبھی نہیں نکل سکتی۔ ہاں اس نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کے بعد میں آنے والے جو افراد ہیں، انہوں نے بھی اپنی جان کے نذرانے معیارِ قربانی کو قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے ضرور پیش کئے اور آج تک پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔

یہ سال جو 2010ء کا سال ہے، اس میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کو دل کی گہرائیوں سے مانتے ہوئے آپ کے ماننے والوں میں سے 98 لوگوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ اور یہ نذرانہ پیش کرتے ہوئے دنیا کو بتا دیا کہ جس معیارِ قربانی کو ہم قائم کرنے والے ہیں اس کی جڑیں اس روح سے سیراب ہو رہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں پھونکی تھی۔ پس جس کی جڑیں اتنی گہری ہوں بلکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کی قربانیوں تک پہنچتی ہوں، ان جڑوں کو بھلا دشمن کی مخالفانہ ہوائیں یا جھونکے کس طرح ہلا سکتے ہیں؟ مسیح محمدی نے جو پودا لگایا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ایک تناور درخت بن چکا ہے، جس کی شاخیں دنیا کے ہر برّاعظم میں کُل 198 ممالک میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس درخت کو بھلا یہ مخالفانہ ہوائیں کس طرح ہلا سکتی ہیں۔ ہم نے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہی کچھ دیکھا کہ ہر مخالفت، ہر قربانی پھل لاتی ہے اور پہلے سے بڑھ کر پھل لاتی ہے۔ اب تک کی جماعت کی قربانیوں کی تاریخ میں اس سال سے پہلے 74ء میں سب سے زیادہ شہادتیں ہوئیں تھیں، غالباً تیس کے قریب تھیں۔ لیکن 74ء کے بعد جماعت کو جو وسعت ملی، جس طرح جماعت پھیلی اس کی مثال پہلے نہیں تھی۔ مالی لحاظ سے جن کو نقصان ہوئے، ان کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی انتہا دیکھ کر خود ان قربانی کرنے والوں کو بھی حیرت تھی کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنی قدرت کے نشان دکھا رہا ہے۔ پھر 84ء کا بدنامِ زمانہ آرڈیننس آیا جس 74ء کی اسمبلی کے فیصلے میں مزید سختیاں پیدا کیں۔ احمدیوں کی زندگیاں تنگ کر دی گئیں۔ جیلوں سے احمدیوں کو بھرا گیا۔ اس ظالمانہ قانون کی وجہ سے جس کی انتہا یہاں تک تھی کہ احمدی دوسرے کو سلام بھی نہیں کر سکتے تھے بلکہ اسلامی نام بھی نہیں رکھ سکتے تھے، خلیفۂ وقت کو پاکستان سے نکلنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے جماعت کی وسعت میں وہ راستے کھولے، وسعت پیدا کرنے کے لئے وہ راستے کھولے جن کا پہلے تصور بھی نہیں تھا۔ اور اس قانون کی وجہ سے ایک دنیا میں جماعت متعارف ہوئی۔ پھر یہ جو قانون ہے پاکستان میں رہنے والوں کے لئے آج تک مشکلات پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ احمدی ان مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ وقتاً فوقتاً جب بھی انتظامیہ کو وبال اٹھتا ہے وہ احمدیوں پر اس قانون کی وجہ سے سختیاں پیدا کرتی ہے۔ تو بہرحال اس قانون کی وجہ سے جو احمدی آج کل پاکستان میں ہیں انہوں نے پھر قربانی کے تسلسل کے معیار قائم کئے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا انتظامیہ میں سے، بلکہ مولویوں میں سے بھی جہاں جس کا بَس چلتا ہے، احمدیوں کے لئے مشکلات کھڑی کی جاتی ہیں۔ اور پھر اس عرصے میں جماعت نے جو جان کی قربانی پیش کی ہے وہ کوئی معمولی قربانی نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے بھی نوازنے کے رنگ ایسے ہیں کہ جس کے کوئی پیمانے نہیں۔ دشمن کہتا ہے کہ باز آ جاؤ اور احمدیت سے تائب ہو جاؤ ورنہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ یہاں تک کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ احمدیوں نے ان کے ظلموں کی وجہ سے جانوں کے نذرانے بھی پیش کئے اور شہادت کا رتبہ پایا۔ لیکن کسی ایک کے بھی قریبی عزیز نے کمزوری دکھاتے ہوئے دشمن کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ زندگی کی بھیک نہیں مانگی۔ اپنے مالی نقصانات سے بچنے کی بھیک نہیں مانگی۔ صبر و استقامت کے وہ نمونے قائم کئے جو یقیناً سنہری حروف سے لکھے جانے والے ہیں۔

ابھی حال ہی میں مردان میں مکرم شیخ محمود صاحب کی شہادت ہوئی ہے، ان کا بیٹا عزیزم عارف محمود زخمی ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے خطبہ جمعہ میں بھی بتایا تھا کہ اس زخمی نوجوان سے جب ناظر امورِ عامہ نے فون پر بات کی، تو اس نے ان کو کہا کہ زخموں کے باوجود بھی میں بڑے حوصلے میں ہوں، اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو کوئی ڈگمگا نہیں سکتا۔ پس جس قوم میں ایسی قربانیاں کرنے والے موجود ہوں، ایسے نوجوان موجود ہوں جو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے ہوں، ان کو موت سے کیا ڈرانا۔ یہ ایمان اُن میں اس یقین کی وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام یقیناً آنے والے مسیح و مہدی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا اب اسی میں ہے کہ اس مسیح و مہدی کے ساتھ جُڑ کر اس کی رضا کو حاصل کیا جائے، اس کے فضلوں کا وارث بنا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ان کے دلوں کو مضبوط کرتا اور انہیں تسلی دیتا ہے کہ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (حٰمٓ السجدۃ:32)۔ پس جس کا دوست اور ولی دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ ہو جائے اس کو دنیا والوں کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے اور اس کو قربانیاں کرنے سے کون روک سکتا ہے۔ پس اس نوجوان نے جب یہ کہا کہ یہ ایک دو گولیاں تو کوئی چیز نہیں ہیں۔ اگر ہمیں چھلنی بھی کر دیا جائے تو پرواہ نہیں۔ تو یہ عزم انہی لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس ہم نے جب زمانے کے امام سے عہدِ وفا باندھا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے باندھا ہے۔ اس سوچ کے ساتھ باندھا ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق کو پروان چڑھانا ہے۔ اس بات کو جانتے ہوئے یہ عہد باندھا ہے کہ عشق و وفا کے کھیت خون سینچے بغیر نہیں پنپتے۔ اس یقین پر قائم ہوتے ہوئے باندھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو غلبے کا وعدہ کیا ہے وہ یقیناً پورا ہونا ہے۔ کیونکہ بہت سے وعدوں کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کسی زمانے تک محدود نہیں تھے، یا یہ نہیں تھا کہ چند وعدوں نے پورا ہونا ہے اور چند نے نہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خوشخبریاں دی ہیں وہ پوری ہونے کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے پیچھے نہیں ہٹا کرتا۔ ہاں اُن سے حصہ لینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلنا ضروری ہے۔ اپنی اطاعت اور قربانی کے معیار قائم کرنے ضروری ہیں۔ جب تک ہم یہ کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے شاملِ حال رہے گی انشاء اللہ۔ اگر ہم گہرائی میں جا کر دیکھیں تو مسیح موعود کے زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے۔ اور اسلام کی ترقی احمدیت کے ذریعہ ہونے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) میں واضح کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اگر ہم مزید غور کریں اور دیکھیں تو خدا تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کی یقین دہانی قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا کے الفاظ سے ہی ہو جاتی ہے۔ اس رؤیا کو پورا کرنے میں صرف باپ کا ہی ہاتھ نہیں تھا بلکہ بیٹے نے جب کہا کہ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ (الصّافات: 103)۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یقیناً تُو مجھے صبر کرنے والوں میں پائے گا۔ پس اس صبر کے عہد نے اگلی نسل کے قربانی کے معیار کے حصول کا عندیہ بھی دے دیا۔ صرف گردن کٹ جانے سے صبر کیا ہونا تھا۔ صبر کے جوہر تو اس وقت کھلنے تھے جب مستقل قربانی کے معیار قائم ہونے تھے۔ جب بغیر کسی شکوے کے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے آپ کو ہر قربانی کے لئے پیش کرنا تھا۔ اور وہ ساری زندگی ایک بے آب و گیاہ جگہ میں بچپن سے آخر تک گزار کر قائم ہوئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ۔ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں۔ دونوں کو اس قربانی کے لئے تیار پا کر محسنین میں شمار کیا۔ لیکن اصل محسنین کا شمار پھر ذبحِ عظیم کے دور کے ساتھ شروع ہونا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی سے لاکھوں محسنین پیدا کئے۔ لاکھوں نیکیاں بجالانے والے پیدا کئے جنہوں نے صبر و وفا کے نمونے قائم کئے۔ اور پھر جیسا کہ میں بتا آیا ہوں کہ یہ آخرین کا زمانہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے ساتھ جوڑ دیا جس میں پھر صبر و وفا کے نمونے قائم ہونے لگے۔ وفا کے نمونے کی مثال پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی ہی دی ہے ۔ فرمایا وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى (النجم:38)۔ ابراہیم جس نے کامل وفا کے ساتھ عہد کو پورا کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے حوالے سے فرمایا کہ یہ آواز آئی جب وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 430-429) پس باپ کی وفا اور بیٹے کا صبر جب مل گئے تو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ ان کی یاد کو جاری رکھنے کے لئے حج کی عبادت مسلمانوں میں جاری فرما دی اور پھر یہ کہ وہ عظیم نبی اس نسل میں سے مبعوث فرمایا جس نے فنا فی اللہ ہونے کا ایک منفرد اور عظیم معیار قائم فرما دیا۔ جس کا ذکر قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام:163) تو ان سے کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے۔ اور پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلو۔ کیونکہ اب یہ اسوہ ہی ہے جو تمہارے لئے معیار بھی قائم کرتا ہے۔ عبادتوں کے معیار بھی قائم کرتا ہے بلکہ ہر خُلق کا معیار، ہر نیک عمل کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں ہی ہے۔ پس وہ وفا اور صبر اور قربانی کے معیار جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قائم کئے تھے، اُن کی انتہا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی معیاروں سے لے کر انتہائی معیاروں تک کی مثالیں ہمارے سامنے پیش فرما کر پھر ہمیں یہ حکم دیا کہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ یہ انتہائی معیار ہے۔ اس انتہائی معیار کے حصول کے لئے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں اسماعیل پیدا ہوئے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے نام کی سربلندی کے لئے ، اسلام کے دفاع کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے، اپنی گردنیں کٹوائیں اور جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ وفا اور صبر کے نمونے دکھائے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس صبر و وفا کی وجہ سے رضی اللہ عنہم کا اعزاز بخشا۔

پس آج مسیح محمدی کے غلاموں کا بھی یہی کام ہے کہ صبر و وفا کے پیکر بنتے چلے جائیں۔ اس سال جو سو کے قریب قربانیاں عشق و وفا کے کھیتوں کو سینچنے کے لئے مسیح محمدی کے غلاموں نے دی ہیں یہ یقیناً اس بات کا ثبوت ہیں کہ ہم عشق و وفا کے میدان میں کبھی پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ پس ان قربانی کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ میرے پاس جو خطوط اس اظہار کے ساتھ آتے ہیں کہ ہم بھی قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہم اس گروہ میں ہیں جن کے بارے میں قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (الاحزاب:24) یعنی ان میں سے وہ بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں کہ کب موقع ملے تو ہم بھی اپنے عہد وفا کو سچا کر کے دکھائیں۔ پس یہ عید ان قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کو یاد رکھتے ہوئے، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کے عہد کی تجدید کی عید ہے۔ یہ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس سے کس رنگ میں قربانی لینی ہے۔ لیکن اگر ہم عہدِ وفا نبھاتے ہوئے صبر اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق جوڑے رکھیں گے، ہمارے اپنے جو قربانیاں کرنے والے پیارے ہیں، ان کے نمونوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جائیں گے تو یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ یہ تسلّی بھی ہمیں خدا تعالیٰ نے ہی دی ہے کہ خالص ہو کر نیکیاں کرنے والوں کو خدا تعالیٰ جزا دیتا ہے۔ ہمارے قربانیاں کرنے والوں کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح نوازا ہے کہ افریقہ کے دور دراز جنگلوں اور صحراؤں سے لے کر یورپ و امریکہ کے پُر رونق شہروں تک میں نہ صرف احمدیت کا پیغام پہنچا ہے بلکہ بیعتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ میں افریقہ کے ایک ملک کی رپورٹ دیکھ رہا تھا کہ جہاں پچھلے سال میں ایک ہزار بیعتیں ہوئی تھیں، ان چند مہینوں میں ان شہادتوں کے بعد وہاں پانچ ہزار کے قریب بیعتیں ہو چکی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ایک مبلغ نے رپورٹ میں لکھا کہ ایک جگہ میں گیا جہاں سخت قحط کی صورتِ حال تھی اور فصلیں بھی ان کی تباہ ہو رہی تھیں۔ وہاں کے لوگ نمازِ استسقاء کے لئے باہر نکل رہے تھے۔ تو میں نے ان کے امام سے جو غیر احمدی تھے پوچھا کس طرح پڑھاؤ گے۔ اصل طریقہ تو یہ ہے۔ تو اس نے کہا کہ آپ ہی پڑھا دیں۔ انہوں نے نماز پڑھائی اور یہ کہتے ہیں اُس وقت میری کیفیت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ پچاسی چھیاسی احمدیوں نے قربانیاں دی ہیں۔ (ابھی چند دنوں کی بات ہے جب لاہور کا واقعہ ہوا ہے) آج تُو یہ نظارہ دکھا دے کہ اُن کی قربانیوں کو قبول کرتے ہوئے ہمیں یہاں ایک بڑی جماعت عطا کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے پھر یہ عجیب نظارہ دکھایا کہ چمکتی دھوپ میں تھوڑی دیر کے بعد بادل آئے اور بارش ہوئی اور اس گاؤں میں اس علاقے میں یہ مشہور ہو گیا کہ یہ احمدیوں کی دعا کی وجہ سے ہماری فصلوں پہ نکھار آیا ہے۔ اور وہاں ایک ہزار سے اوپر بیعتیں ہو گئیں۔ تو یہ نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ اسی طرح عرب ملکوں سے بعض خطوط آ رہے ہیں، ان کی توجہ پیدا ہوئی۔ گھانا میں دو مسلمان لیڈر جو ہیں انہوں نے بیعت کر لی جو پہلے مخالفت میں پیش پیش تھے۔ تو یہ ہَوا ہے جو اللہ تعالیٰ چلا رہا ہے۔ دلوں کو پھیر رہا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان قربانیوں کو قبول فرمایا جس کے ظاہری نشان بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ احمدیت کوئی علاقائی مذہب نہیں ہے بلکہ یہ تو اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ اور اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس کے دنیا میں غالب آنے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ پس کیا پاکستان یا چند مسلمان ممالک کی مخالفت سے اس عالمگیر پیغام کو روکا جا سکتا ہے۔ یہ مخالفین کی بھول ہے بلکہ مسلمان ملکوں میں بھی احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ یہاں مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ذات کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت پورا ہونے سے نہیں روک سکتی۔ آج اس کُرّۂ ارض پر صرف ایک جماعت ہے جو مسیح محمدی کے غلاموں کی جماعت ہے جو خدائی وعدے اور تقدیر کا حصہ بن کر اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ یہ واقعات ہیں جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اسے میں چھوڑتا ہوں۔

بہرحال یہ صرف جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو یہ پیغام پہنچا رہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے اور اس کے لئے احمدیوں کی جو قربانیاں ہیں وہ نئے سے نئے راستے دکھا رہی ہیں اور کھول رہی ہیں۔ پس یہ جاگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگائی، یہ ذبحِ عظیم کا ادراک جو ہم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا فرمایا، یہ آج مسیح محمدی کے غلاموں میں ہر قوم کے احمدی مسلمانوں میں ایک نشان کے ساتھ ظاہر ہوتا نظر آ رہا ہے۔ پاکستان کے احمدی ہیں یا ہندوستان کے احمدی ہیں یا بنگلہ دیش کے یا انڈونیشیا کے یا کسی افریقن ملک کے یا عرب ملک کے، اپنی قربانیوں کے معیار پر غور کرنے لگ گئے ہیں تا کہ اسلام اور احمدیت کا جھنڈا جلد تر دنیا میں لہراتا دیکھیں۔ اللہ کرے کہ یہ عید ہمیں اپنے پیاروں کی قربانیوں کی ہمیشہ یاد دلاتی رہے۔ اور ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے کونے کونے میں گاڑ کر پیار، محبت، صبر و وفا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کثرت سے دنیا میں نہ دیکھ لیں۔ اور جب یہ ہوگا تو یقیناً وہی ہماری قربانیوں کی قبولیت کی حقیقی عید ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اب ہم دعا کریں گے۔ دعاؤں میں شہداء کے خاندانوں کو بھی یاد رکھیں۔ مبلغینِ سلسلہ کو بھی یاد رکھیں۔ ان سب قربانیاں کرنے والوں کو یاد رکھیں جو کسی بھی رنگ میں جماعت کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے ہمیں جلد فتح و نصرت کے نظارے دکھائے۔ اور ساتھ ہی مَیں آپ سب اور پھر تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام بھی دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ یہ عید ہر ایک کے لئے، ہر احمدی کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5؍اگست 2016)

☆......☆......☆

کلامُ الامام

”زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

”تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہر احمدی کو روزانہ اپنی پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور اُنہیں وقت پر باجماعت ادا کرنا چاہئے

میں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے خطبات جمعہ اور دوسری اہم تقریبات کے خطابات کو باقاعدگی سے سُنیں
اِس سے آپ کی خلافت کے بابرکت نظام سے وابستگی اور وفا کے تعلق میں مضبوطی پیدا ہوگی

آپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے خصوصی فضائل کے بارے میں بتائیں اور خلیفہ وقت سے تعلق قائم کرنے اور وفا شعاری برقرار رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں

میری یہ خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے ممبران ہمیشہ اپنی اصلاح کے لئے کوشش کرتے رہیں اور تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں
اگر آپ نے اپنی روحانی حالتوں میں ترقی نہ کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ بلیز Belize سینٹرل امریکہ منعقدہ جنوری 2016

جماعت احمدیہ Belize (سینٹرل امریکہ) کا دوسرا دوروزہ جلسہ سالانہ مورخہ 30 ، 31 جنوری 2016ء کو گیٹوے یُوتھ سینٹر بلیز سِٹی میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی حاضری 110 تھی جس میں 42/افراد جماعت تھے اور 68 غیر احمدی مہمان تھے۔ جلسہ میں شامل معززین میں سے بلیز سِٹی کے میئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام کے بارہ میں میرے ذہن میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ اسلام یعنی احمدیت کے ذریعہ سے دُور ہوئی ہیں اور اب میرا یقین ہے کہ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ منسٹر آف ایجوکیشن یوتھ اینڈ اسپورٹس جناب پیٹرک فیبر نے کہا کہ احمدیوں کو ان کے اپنے ہی لوگوں نے ملک سے نکال دیا ہے لیکن ہم آپ کو اس ملک میں خوش آمدید کہتے ہیں اور مکمل مذہبی آزادی فراہم کریں گے۔ شرکاء جلسہ کے لئے حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا پیغام بھجوایا تھا جو قارئین کے استفادہ کے لئے ذیل میں پیش ہے۔ تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل لندن 29 جولائی 2016 میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (ایڈیٹر)

عزیز ممبران احمدیہ مسلم جماعت بلیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 30 جنوری 2016ء کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے جلسہ کو وسیع کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور متّقی افراد کے اِس خصوصی اجتماع سے تمام شاملین عظیم روحانی فیض حاصل کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی بیعت پیش کی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے، آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے دو بنیادی مقاصد ذہن نشین ہونے چاہئیں۔

پہلاؔ یہ کہ مومنین کی ایک ایسی جماعت تشکیل دی جائے جو اللہ تعالیٰ سے ایک گہرا تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اُن کی زندگیوں کا مقصد اُس کی عبادت ہو۔ دوسراؔ وہ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں اور اسلام کی خوبیاں اور محاسن ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

قرآن کریم میں انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اُس کی قربت حاصل کرنا بیان کیا گیا ہے۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق عبادت کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو روزانہ اپنی پنجگانہ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور اُنہیں وقت پر باجماعت ادا کرنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 170)

انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام اپنی جماعت کے افراد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’..وہ ایسی قوم کے ہمدرد ہوں کہ وہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نِکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔...... کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 197-198)

میں تاکید کرتا ہوں کہ آپ میرے خطبات جمعہ اور دوسری اہم تقریبات کے خطابات کو باقاعدگی سے سُنیں۔ اِس سے آپ کی خلافت کے بابرکت نظام سے وابستگی اور وفا کے تعلق میں مضبوطی پیدا ہو گی۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے خصوصی فضائل کے بارے میں بتائیں اور خلیفہ وقت سے تعلق قائم کرنے اور وفا شعاری برقرار رکھنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ آج کے دور میں اسلام کی تجدید کا کام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ہوسکتا ہے۔ لہٰذا آپ ہمیشہ اِس پاکیزہ نظام کو مضبوط کرنے کے لئے قدم مارتے رہیں اور اِس امر کو یقینی بنالیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیت کی بابرکت قیادت اور سایہ تلے پنپتی رہیں۔

میری یہ خواہش ہے کہ ہماری جماعت کے ممبران ہمیشہ اپنی اصلاح کے لئے کوشش کرتے رہیں اور تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں تاکہ وہ دنیا میں مسلمانوں کا بہترین نمونہ بن جائیں۔ لہٰذا جیسا کہ میں نے آپ کو اپنے خطبات میں بار بار یاددہانی کروائی ہے، اپنے نفس کے جائزہ، اصلاح اور اپنے کردار میں مسلسل بہتری کی ضرورت ہے۔ یہ ضروری ہے کہ آپ اپنا خود محاسبہ کریں اور ہر روز اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور پھر اپنے روزمرہ اخلاق اور اعمال کو بہتر بنانے کی کوشش کریں، تاکہ آپ اُس اعلیٰ ترین درجہ کے قریب ہو جائیں جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے افراد کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اگر آپ نے اپنی روحانی حالتوں میں ترقی نہ کی، تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو عظیم کامیابیاں عطا کرے اور آپ سب کے لئے تقویٰ اور روحانی مدارج میں اعلیٰ ترقیات کا موجب ہو۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دُعا: ’’بالآخر میں دُعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دُور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد، صفحہ 342)

والسلام آپ کا مخلص

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
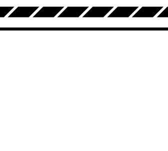
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

جس طرح ایک طرف لڑکے کی ذمہ داریاں ہیں اسی طرح لڑکی کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ایک دوسرے پہ اعتماد قائم کرنے کی ضرورت ہے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی ذمہ داریاں دونوں خاندانوں کی بھی ہیں

اگر لڑکی کو والدین کی غلط قسم کی ناجائز حمایت حاصل ہو تو سسرال میں جا کے وہ مسائل کھڑے کرتی ہے

لڑکے کو والدین کی غلط حمایت حاصل ہو تو کسی کی لڑکی کو گھر میں لا کے اسکے جذبات اور احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا، غلط سلوک کیا جاتا اور اسکی وجہ سے پھر بعض دفعہ مسائل پیدا ہوتے ہیں

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16؍اگست 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح کے وقت، رشتہ طے کرنے کے وقت، شادی کے وقت فریقین بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ان کو ایک خوشی کا موقع مل رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کو یہ بھی احساس ہونا چاہئے کہ اس خوشی کے موقعہ کے بعد، یہ تعلق جوڑنے کے بعد، رشتہ قائم ہونے کے بعد ان کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔ اور جس طرح ایک طرف لڑکے کی ذمہ داریاں ہیں اسی طرح لڑکی کی بھی ذمہ داریاں ہیں۔ ایک دوسرے پہ اعتماد قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور یہی ذمہ داریاں دونوں خاندانوں کی بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ لڑکی بیاہ دی اور لڑکا بیاہ دیا تو ذمہ داریاں ختم ہو گئیں۔ اگر لڑکی کو والدین کی غلط قسم کی ناجائز حمایت حاصل ہو تو سسرال میں جا کے وہ مسائل کھڑے کرتی ہے۔ لڑکے کو والدین کی غلط حمایت حاصل ہو تو کسی کی لڑکی کو گھر میں لا کے اس کے جذبات اور احساسات کا خیال نہیں رکھا جاتا، غلط سلوک کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے پھر بعض دفعہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

اس لئے اس خوشی کے موقعہ پر اپنی ذمہ داریوں کو بھی ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان ذمہ داریوں کا احساس کرو اور ہمیشہ تقویٰ تمہارے پیش نظر رہے۔ اگر یہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے یہ رشتے کامیاب ہوں اور ان کی آئندہ نسلیں بھی دین کی خادم اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہوں۔ ان چند الفاظ کے بعد میں نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا نکاح عزیزہ عفیفہ ناصر کا ہے جو واقفہ نو ہیں اور مکرم ناصر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم تائید عالم (واقف نو) ابن مکرم مرشد عالم صاحب کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فرح سنبل احمد (واقفہ نو) کا ہے جو مکرم سید رفیق احمد سفیر صاحب کی بیٹی ہیں۔ بچی کے دادا کماسی سکول میں پرنسپل رہے ہیں۔ بڑا لمبا عرصہ غانا میں رہے ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم مظہر دانش احمد (واقف نو) ابن مکرم محمد احمد صاحب ناروے کے ساتھ ڈیڑھ لاکھ نارویجن کرونز حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نکہت حنا احمد بنت مکرم سید رفیق احمد صاحب کا ہے۔ یہ اس کی بہن ہی ہے جو پہلا نکاح ہوا ہے۔ یہ (نکاح) عزیزم سید سعود احمد شاہ ابن مکرم حامد احمد شاہ صاحب کے ساتھ بیس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: لڑکے کا تعلق ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کے خاندان سے ہے اور اس لحاظ سے یہ بھی پرانے خاندان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان راستوں پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے جن کے نمونے انکے بزرگوں نے، آباؤ اجداد نے جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر دکھائے اور اپنے نمونے قائم کئے۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

نماز جنازہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13؍جولائی 2016ء بروز بدھ صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ محمودہ حسین صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد حسن صاحب آف لاہور، حال گرین فورڈ، یوکے)

9؍جولائی 2016ء کو اچانک ہارٹ اٹیک سے 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق پٹیالہ سے تھا پارٹیشن کے وقت پاکستان منتقل ہوئی تھیں۔ آپ حضرت مولوی محمد عبد اللہ سنوری صاحب کے خاندان سے تھیں۔ پاکستان میں پانچ سال تک پتوکی میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ 2004ء میں پاکستان سے یوکے آئیں اور یہاں اپنے بیٹے مکرم جاوید حسن صاحب (آف جماعت گرین فورڈ) کے پاس رہائش پذیر تھیں۔ آپ انتہائی نیک، ملنسار، مہمان نواز، نمازوں کی پابند، خلافت سے انتہائی عقیدت اور محبت کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

(2) مکرم غازی محمد صدیق راٹھور صاحب (آف لوٹن، یوکے)

11؍جولائی 2016ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے 1948ء میں کوٹلی، کشمیر میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور خاندان کی مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے۔ 1989ء میں کشمیر سے یوکے آئے اور لوٹن میں رہائش اختیار کی۔ یہاں لمبا عرصہ آپ نے اپنا گھر جماعت کو نماز سینٹر کے طور پر پیش کئے رکھا۔ مرحوم انتہائی نیک، نمازوں کے پابند، خلافت سے انتہائی عقیدت و محبت کا تعلق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ بہت ملنسار اور مہمان نواز انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب (ابن حضرت شیخ محمد بخش صاحبؓ، ربوہ)

22؍جون 2016ء کو تقریباً 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد حضرت شیخ محمد بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا آبائی وطن دھرم کوٹ تھا، جہاں سے ہجرت کر کے پہلے قادیان اور پھر ربوہ آکر آباد ہوئے۔ آپ کو بطور سیکرٹری مال قادیان کے علاوہ ایک سال کیلئے دفتر امانت تحریک جدید، چودہ سال تک وکالت مال تحریک جدید اور بارہ سال تک دفتر کمیٹی آبادی ربوہ میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1984ء میں ریٹائر ہوئے اور اس کے بعد 1998ء تک re-employ ہو کر جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ اس طرح آپ کو تقریباً 53 سال تک جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ بہت سادہ مزاج اور شریف النفس انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ نجمہ یونس صاحبہ (اہلیہ مکرم قریشی محمد یونس صاحب، کینیڈا)

18؍جون کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ عبد العزیز صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت لاہور کی بھانجی تھیں۔ 1980ء کی دہائی میں آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ملتان روڈ لاہور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعاگو، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نعیم یونس قریشی صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو ایس اے کی والدہ تھیں۔

(3) مکرم ملک طاہر احمد صاحب (ابن مکرم حفیظ الرحمن ملک صاحب، کینیڈا)

21؍مئی 2016ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 1993ء میں کینیڈا شفٹ ہوئے اور وہاں تاوفات western Islington جماعت کے صدر رہنے کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت دین کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل دفتر جنرل سیکرٹری میں H.R شعبہ میں خدمت بجالا رہے تھے۔ انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ وفات سے چند ہفتے قبل اپنا MBA مکمل کیا۔ جماعتی اور دیگر معاملات نہایت خوش اسلوبی سے سلجھا لیتے تھے۔ بہت خوش اخلاق، ہنس مکھ، مہربان، نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ دونوں بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

(4) مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب (ابن مکرم عبد اللطیف صاحب، لاہور)

29؍جون 2016ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ جماعتی خدمت اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ وفات سے قبل اپنی جماعت میں سیکرٹری تربیت نومبائعین کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے اور چند دن پہلے وقف عارضی سے واپس آئے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7911: میں پونم بیگم زوجہ مکرم نعیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبرکوٹ، گوبند پور ضلع ڈھنکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رجون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/25,101 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: ہار 8.400 گرام، کان کا پھول 2.600 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالرحیم الامۃ: پونم بیگم گواہ: نعیم خان

مسل نمبر 7912: میں نعیم خان ولد مکرم حکیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن تالبرکوٹ، گوبند پور ضلع دھنکانال صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5رجون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالرحیم العبد: نعیم خاں گواہ: سلیمان خان

مسل نمبر 7913: میں نغمہ خاتون زوجہ مکرم مشتاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: کربٹال ڈاکخانہ پنچپال، تعلّقہ، سون باگی واڑی، ضلع بیجاپور، کرناٹک، مستقل پتہ: رسولپور، ڈاکخانہ، صالح پور، ضلع کٹک، اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9رجون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/35,000 بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صابر احمد الامۃ: نغمہ خاتون گواہ: رحمٰن خان

مسل نمبر 7914: میں ناصرہ خاتون زوجہ مکرم صادق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: نانی کشول ڈاکخانہ موتی کشول تحصیل ویرامگوم صوبہ گجرات، مستقل پتہ: انصار نگر ڈاکخانہ سرائے کیلا ضلع ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3رجولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید کلیم ارشد الامۃ: ناصرہ خاتون گواہ: صادق احمد

مسل نمبر 7915: میں ادریس شیخ ولد مکرم لال چند شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور، ابراہیم پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رجون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 کاٹھا زمین پر ذاتی مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قاری محمد شفاۃ اللہ منڈل العبد: ادریس شیخ گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر 7916: میں شیخ ہمایون کبیر ولد مکرم نیک بخش شیخ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رجون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم العبد: ہمایون کبیر گواہ: عطاء الرحمن

مسل نمبر 7917: میں بیگم آسیہ خاتون زوجہ مکرم مرزا عبدالغفور صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 61 سال تاریخ بیعت 1972، ساکن ہرہری ڈاکخانہ ساگردیگھی ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26رجون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 1 بیگھہ کھیتی زمین، 3 کٹھا رہائشی زمین۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/14,625 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد الامۃ: بیگم آسیہ خاتون گواہ: بشارت احمد کریم

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغباں، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

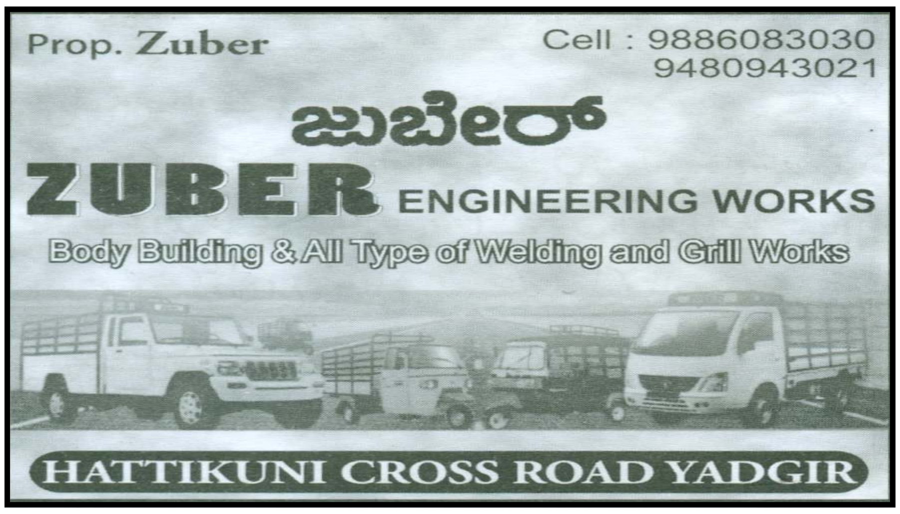

دُعاؤں اور نوافل کیلئے کیا آپ رمضان کے منتظر ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”عبادتوں اور نیکیوں کی طرف جو ہماری توجہ رمضان میں پیدا ہوئی ہے اس پر دَوام حاصل کرنے کا ہم نے عہد کرنا ہے تا کہ اگلے رمضان کی تیاری اور استقبال کے لئے ہماری مسلسل ریہرسل اور تربیت ہوتی رہے تا کہ جب ہم اگلے رمضان میں داخل ہوں تو ایک منزل طے کر چکے ہوں اور یہاں سے پھر اگلے رمضان میں سے کامیاب نکلنے کے لئے نئے ہدف اور نئے ٹارگٹ مقرر کریں تا کہ نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے مزید قریب ہوں۔ اس کی ذات کا مزید ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ پھر ہم میں سے تو ابھی بہت سے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قرب کی بہت سی منزلیں طے کرنی ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے ساری منزلیں طے کر لی ہیں۔ اگر ان منزلوں کو طے کرنے کے لئے ہم صرف رمضان کا ہی انتظار کرتے رہیں تو پھر تو عمریں گزر جائیں گی اور ہمارے مقصد، ہمارے گول (goal) اور ٹارگٹ شاید پھر حاصل نہ ہوں۔ عمریں گزرنے کے باوجود بھی حاصل نہ ہو سکیں، بلکہ ایک سال کا بے عملی کا عرصہ ہمیں پھر وہیں واپس لے آئے گا جہاں ہم پہلے دن کھڑے تھے۔“ (خطبہ جمعہ 1 جولائی 2016)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ہے۔ ڈیوڑھی کیا ہے۔ ڈیوڑھی کہتے ہیں کسی گھر کے مین دروازے کو مین گیٹ کو جب خدا تعالیٰ آپ کے گھر کے قریب آ گیا دروازے پر آ گیا تو پھر آپ فرماتے ہیں کہ اس کا اندر آنا کوئی بعید نہیں کوئی تعجب نہیں کر سکتا کہ وہ اندر نہیں آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ لغویات سے بچنے والوں اور حسن اخلاق دکھانے والوں نرم زبان استعمال کرنے والوں کے قریب ہو جاتا ہے اور اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اگر نیکیوں میں باقاعدگی رہے تو خدا تعالیٰ پھر ایسے لوگوں پر اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں اپنا بنا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا گھر میں آنا یہی ہے کہ اس بندے کو اپنا بنا لے اور جب اللہ تعالیٰ اپنا بنا لیتا ہے تو عبادات میں بڑھنے اور نیکیوں میں بڑھنے کی انسان کو توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ پس نیکیوں سے نیکیاں پیدا ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ ہم یہاں آئے ہیں جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے۔ جب یہ مقصد ہے تو پھر صرف تقریریں سن کر علمی حظ اٹھانے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا نہ کریں اور عملی تبدیلیوں کے لئے جہاں عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے وہاں اعلیٰ اخلاق اور لغویات سے بچ کر ایک دوسرے کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ پس اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہماری پردہ پوشی فرمائی ہوئی ہے اور ہماری غلطیاں ابھر کر غیروں کے سامنے نہیں آتیں ورنہ اگر ہم میں سے ہر ایک اپنا جائزہ لے تو ہمیں پتا لگے گا کہ کتنی کتنی غلطیاں اور کمزوریاں ہم میں پائی جاتی ہیں اور یہ کمزوریاں جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو بدنام کرنے کا باعث بن سکتی ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ اگر ہماری عبادتوں کے معیار اچھے نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے اگر ہمارے اخلاق اچھے نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ اگر ہم لغویات میں گرفتار ہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہے ہوں گے۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم احمدیوں پر ہے اور ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ پس ان دنوں میں اور ہمیشہ اپنی نمازوں میں سوز و گداز پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق مضبوط ہو اور ان جلسوں میں شامل ہونے کا حقیقی مقصد تو یہی ہے کہ ہم روحانی طور پر ترقی کریں آپس میں اچھے تعلقات اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ایسے ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ فرمایا جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے آپ فرماتے ہیں کہ متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو چاہے وہ مسلمان ہے یا غیر مسلم ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرو۔ فرمایا خدا سب کا رب ہے صرف مسلمانوں کا رب نہیں۔ ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو۔

پس یہ وہ نصائح ہیں جو ہمیں اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے والا بنا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم جلسہ سے حقیقی فیض پانے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 8 Sep 2016 Issue No. 36

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہم یہ نہیں کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے، جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے اس میں ہم اگر بدکلامی، گالیاں دینے، گندی اور بیہودہ باتیں کرنے، قصے سنانے کے کام کریں گے تو مقصد نہیں پورا ہوسکتا۔ اس میں ہمیں ان سب چیزوں سے بچنا ہے اگر ہم لغو باتوں سے بچیں گے اور لغو گفتگو سے بچیں گے تو یقیناً ایک پرسکون اور پرامن اور نیکیاں بکھیرنے والا ماحول پیدا ہوگا اور جلسے کا مقصد پورا ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 ستمبر 2016 بمقام کالسروئے (جرمنی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تین دن کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور اس جمعہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ افراد جماعت کی اصلاح کے لئے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی بنیاد جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈالی تھی اس پہلے جلسہ کو اس سال 125 سال پورے ہونے والے ہیں۔ وہ جلسہ جو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ہوا تھا اور مسجد کے ایک حصہ میں 75 افراد نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دنیا کی اصلاح اور اسلام کے پیغام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مددگار بنتے ہوئے دنیا میں پھیلانے کا جو عہد کیا تھا اس کا نتیجہ ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام اور ان کی نیتوں میں ایسی برکت ڈالی کہ آج یہاں جرمنی میں جماعت احمدیہ یہاں کے بڑے بڑے کمپلکس میں سے ایک مکمل کمپلکس جو وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اس میں اپنا جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی کے جلسوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ آج اس نہج پر دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور ان جلسوں کا بھی وہی مقصد ہے جو قادیان کے جلسہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا اور جس کا میں نے مختصراً ابھی ذکر کیا ہے۔

پس اگر تو ہم اس مقصد کے لئے آج یہاں جمع ہوئے ہیں تو ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ اگر کسی میلے کے تصور کے ساتھ یہاں آئے ہیں یا ہم میں سے کوئی بھی آیا ہے تو یہ بدقسمتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک نیک مقصد کے لئے جمع ہونے کے لئے کہا اور ہم جمع بھی ہوئے لیکن نیک مقاصد کے حصول کے بجائے دنیاوی باتوں میں پڑ جائیں۔ پس یہاں آنے والا ہر احمدی یہ بات مدنظر رکھے کہ ان تین دنوں میں دنیا سے بالکل قطع تعلقی کر لے اور اس کے بعد بھی ان نیکیوں کو جاری رکھنے کی کوشش کرنے کا عہد کر کے جائیں۔ ان دنوں میں فرض اور نفل عبادتوں کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرتے رہیں۔ ذکر الٰہی سے خیالات پاک رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے اور انسان برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ یہی مقصد عبادات کا ہے اور ذکر الٰہی لازمی عبادات کی طرف بھی توجہ دلاتی رہتی ہے۔ پس اس بات کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے۔

چند دن تک انشاء اللہ تعالیٰ فریضہ (حج) انجام دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جن تین برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں سے پہلی رَفَثَ ہے۔ شہوانی باتیں تو اس کا ترجمہ کیا ہی جاتا ہے لیکن اس کا مطلب بدکلامی کرنا گالیاں دینا گندی اور بیہودہ باتیں کرنا گندے قصے سنانا فضول اور لغو باتیں کرنا گپیں وغیرہ مارنا مجلسیں جمانا یہ سب شامل ہیں اس میں۔ پس یہاں وضاحت سے ہر قسم کی لغویات فضولیات اور گپیں لگانے کی مجالس سے منع فرما دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حج کے دنوں میں فسوق نہیں کرنا یعنی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہیں نکلنا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننا ہے جو نیکی کا راستہ تم نے اختیار کیا ہے اس کو اختیار کئے رکھنا ہے اور برائی کی طرف نہیں جھکنا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج کے دنوں میں جدال یعنی ہر قسم کے جھگڑے سے لڑائی سے مکمل طور پر بچنا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ ہمارے جلسوں پر بھی اگر اس سوچ کے ساتھ لوگ آئیں جو اصول اللہ تعالیٰ نے حج کے دوران برائیوں سے رکنے کا بیان کیا ہے تو غیر معمولی اصلاح ہوسکتی ہے۔ یقیناً آپ نے اصلاح کیلئے یہ بڑی حقیقی اور اصولی بات بیان فرما دی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جلسہ کا مقام خدانخواستہ حج کا مقام ہے۔ جلسہ ایک عبادت تو نہیں لیکن ٹریننگ کیمپ ضرور ہے جو روحانیت میں ترقی کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس میں ہم اگر بدکلامی گالیاں دینے گندی اور بیہودہ باتیں کرنے قصے سنانے کے کام کریں گے تو مقصد نہیں پورا ہوسکتا۔ تو اس میں ہمیں ان سب چیزوں سے بچنا ہے اگر ہم لغو باتوں سے بچیں گے اور لغو گفتگو سے بچیں گے تو یقیناً ایک پرسکون اور پرامن اور نیکیاں بکھیرنے والا ماحول پیدا ہوگا اور جلسے کا مقصد پورا ہوگا۔ پھر فسوق جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر نکلنے کا گناہ ہے اس سے بچنا ہے یہ ضروری چیز ہے کہ ہم کامل طور پر جب دینی مقصد کے لئے آئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر ہمیشہ ڈالے رکھیں۔

پس خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ہم نے ادا کرنا ہے اور باقی احکامات پر عمل بھی کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں وہ انہی تین باتوں کے گرد حقیقتاً گھومتی ہیں کہ اپنی اصلاح کا موقع ملے ہمیں اپنے نفس کی اصلاح ہو فضولیات سے پرہیز ہو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے حکموں پر کامل اطاعت سے چلنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہو اور اپنے بھائیوں سے خاص رشتہ محبت اور بھائی چارے کا، قائم ہو اور ہر قسم کی خود غرضی اور جھگڑے کو ختم کریں۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے جہاں ان دنوں میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہے اپنا وقت ادھر ادھر ضائع کرنے کی بجائے جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرتے ہوئے تمام پروگرام جلسہ کا سننا ہے، وہاں جلسہ کے حقیقی فیض پانے کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے، جن کے پُرانے جھگڑے چل رہے ان کو بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر صلح کر کے ان جھگڑوں کو ختم کرنا چاہئے۔ اپنی انانیت کو ختم کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ۔ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ۔ یقیناً کامیاب ہو گئے وہ مؤمن جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور لغویات سے بچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بنتے ہوئے نمازیں پڑھو۔ کئی لوگ مجھے لکھتے بھی ہیں کہ جلسہ کے دنوں میں خشوع وخضوع کی نمازوں کا انہیں بہت مزہ ملتا ہے تو اس مزے کو حاصل کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ ان مؤمنین میں شامل ہونے والے بن جائیں جو فلاح پانے والے ہیں جو کامیاب ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فلاح پانے والوں کے لئے مختلف ذریعے بتائے ہیں۔ دوسرا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لغو سے اعراض کا فرمایا ہے۔ پس اس طرف بھی ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں بھی اور بعد میں بھی خاص توجہ دینی چاہئے۔ ہر قسم کا جھوٹ ہر قسم کے گناہ تاش، جُوا، گپیں مارنا، نکتہ چینیاں کرنا یہ سب چیزیں اس میں شامل ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں بار بار ان لغویات سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ لغویات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رہائی یافتہ مؤمن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام لغویات کی نشاندہی فرما دی۔ اب جتنی باتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ ایک لغو کام دوسرے لغو کام کی طرف لے کر جاتا ہے اور اگر غور کریں تو لغو کام لغو باتیں اور لغو حرکتیں جن سے سرزد ہوتی ہیں وہ لغو مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوتے ہیں، لیکن ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں ایسی مجلسیں ہوں جن کے ساتھ بیٹھنے والے کبھی ردّ نہیں کئے جاتے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔ ہمارے اخلاق اعلیٰ ہوں ہماری سچائی کے معیار اعلیٰ ہوں جو دوسروں کو بھی ہمارے عملی نمونوں کو دیکھ کر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بنا دے۔ ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو یاد رکھنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جائے۔ فرمایا زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad